لیل و نہار

تصنیف

منشی احمد علی صاحب شوق

شاگرد تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی

جسکو

خود مصنف نے ۱۸۸۹ء کی محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مین

بمقام علی گڈھ پڑھا تھا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی محمد قادر علیخان صاحب فی طبع شد

۱۸۹۲ء

لیل و نہار

تصنیف

منشی احمد علی صاحب شوق

شاگرد تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان آسیر لکھنوی

جسکو

خود مصنف نے ۱۸۸۹ع کی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین

بمقام علی گڈھ پڑہا تھا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی محمد قادر علیخان صاحب فی طبع شد

۱۸۹۲ع

۷۸۶
اطلاع

یہ مسدس جسکا نام لیل ونہار ہے نہایت فخر و اعزاز
کے ساتھ اسکا ڈیڈیکیشن قدردان سخن جناب وزیرالدولہ
مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر سی۔ ایس
آئی۔ وزیراعظم پٹیالہ کے نام نامی کے ساتھ کیا گیا۔

راقم۔ احمد علی۔ شوق

لیل و نہار

تصنیف

منشی احمد علی صاحب شوق

شاگرد تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی

جسکو

خود مصنف نے سنہ ۱۸۸۹ع کی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین

بمقام علی گڈھ پڑھا تھا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی محمد قادر علیخان صاحب طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھسے پوچھے کوئی تو اتنا پریشان کیون ہوا
غم سے پوچھے کوئی تو مفلس کا مہمان کیون ہوا

تن سے پوچھے کوئی تو کمبخت عریان کیون ہوا
دل سے پوچھے کوئی تو آخر پشیمان کیون ہوا

درد سے پوچھے کوئی تو سر مین کیون رہنے لگا
سر سے پوچھے کوئی تو جگر مین کیون رہنے لگا

پھرتی ہے وحشت لئے گھر سے مگر گویا نہین
صدمے سہتے سہتے پتھر ہے جگر گویا نہین

ہے بلا نا دل تو کس پر ہے نظر گویا نہین
کاہلی کیون دشمن زر ہے خبر گویا نہین

رنج کا طوفان جو اکثر ہے تو اکثر ہی سہی
عیش کا سامان جو کمتر ہے تو کمتر ہی سہی

چاہتا ہی دل کہ غم جائی مگر جائے تو کیون
زندگی خواہان کہ چین آئے مگر آئے تو کیون

ہاتھ پہیلا ہے کہ زر پائے مگر پائے تو کیون
بخت چاہے ہے تو وہ دن لائی مگر لائی تو کیون

بے اثر کیونکر ملے کچھ بے طلب کیونکر ملے
بے ہنر کمتر ملے کچھ بے سبب کمتر ملے

کوئی کاہل ہو کے کیون چپ سن پڑے دل تو ہی بول
کوئی کیون اتنا جہالت پر اڑے دل تو ہی بول

کوئی خود ہی کہاے کیون چٹکی کرے دل تو ہی بول
کوئی کیون آخر زمانے سے لڑے دل تو ہی بول

بیخودی مین کیون کٹین دن فکر کیون کوتاہ ہو
علم کیون ہو غیر ممکن عقل کیون گمراہ ہو

کیون نہین آتی ہے غیرت تو تو ہی آنیکی چیز
دل کو وا امید بہلا ہی یہہ بہلانے کی چیز

جا چکی عزت کہ تہی افلاس مین جانیکی چیز
مین دکہا دیتا جو حسرت ہوتی دکہلانیکی چیز

او ہوس تو دل سے نکلی کوئی ایسا دن بہی ہے
او تمنا تو برا ئے کیا کبہی ممکن بہی ہے

کیا کہون ٹہوکر پہ ٹہوکر و سبدم کہاتا ہون مین
کہا کی ٹہوکر جب کہین گرتا ہون غم کہاتا ہون مین

کچھ سوا اِنکے جو کہاتا ہون قسم کہاتا ہون مین
اُسپہ بہی جہوٹہی کا شک رہتا ہی کم کہاتا ہون مین

کیا بجز حسرت کے کچھ میرے مقدر مین نہین
کیا کرم کا کال ہے اللہ کے گھر مین نہین

مین اکیلا ہی نہین بیکس ہون ساری قوم ہے
دکہہ کی ماری قوم ہے آفت کی ماری قوم ہے

منہ سے کہدینی کو یون کہدو کہ ہماری قوم ہے ۔ لیکن آنکہون مین سبک سب سے ہماری قوم ہے

سیکڑون محتاج ہین جنکے کہین گہر ہی نہین
گہر اگر ہے بہی تو اسمین خاک تہہ بہی نہین

کچھہ پریشان حال ادہر ہین کچھہ ذلیل و خوار ادہر ۔ رو رہے ہین دو ادہر چلا رہے ہین چار ادہر
غم کے پتلے فاقہ کش مجبور ادہر بیمار ادہر ۔ زندگی اس حال مین مشکل ادہر دشوار ادہر

زندگی ہو بہی تو کیا وہ موت سے کچھہ کم نہین
کہہ رہی ہین آفتین یا تم نہین یا ہم نہین

جسنے دنیا کو ہلا ڈالا وہی یہہ قوم ہے ۔ سرکشون سے جو رہی بالا وہی یہہ قوم ہے
جسنے جیتا ہر طرف پالا وہی یہہ قوم ہی ۔ سنئے سنئے حضرت والا وہی یہہ قوم ہی

ہر طرف بیل اسکی پہیلی ایشیا[1] کے کہیت سے
چمکی سورج بنکے جب نکلی عرب کے ریت سے

کفر کی ظلمت نی جب پنہان کیا سینا[2] کا نور ۔ جہل نی ساعیر[3] کی عزت مین جب ڈالا فتور
لڑکہڑائے اور بہکے نشۂ غفلت سے چور ۔ کالی کوسون ہٹ گئی اللہ کی چوکہٹ سی دور

آئی تب اللہ کی رحمت نبی[4] کے بہیس مین
روشنی فاران[5] کی چوٹی سے پہیلی دیس مین

[1] ایشیا جسمین عرب واقع ہی ۔ یہہ دنیا مین مثل یورپ ۔ افریقہ ۔ امریکا ۔ اور آسٹریلیا کے ایک براعظم ہے ۔
[2] کوہ سینا جس کو حضرت موسیٰ اور توریت پاک سے نسبت ہے ۔ [3] کوہ ساعیر جسکو حضرت عیسیٰ اور انجیل پاک سے نسبت ہے [4] نبی جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ [5] کوہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ۔

رشتۂ اسلام سب رشتون سی بڑھ کر ہوگیا
رحم بیکس پر مسلمانون کا جوہر ہوگیا
غیر بہی تہا جو مسلمان وہ برادر ہوگیا
فیض کا چشمہ بنا جو صاحب زر ہوگیا

رحم کے شاہد زمانے مین ہین آثار دمشق[51]
پلتی تہے اسلام کے صدقے مین کفار دمشق

گہر مین بیٹھے کب ہماری قوم کو آرام تہا
پہیلنا شیوہ ہمارا اور بڑہنا کام تہا
کل ملایا[52] آج ٹیگس[53] کے کنارے لام تہا
بلکہ بہت منزلون آگے ہمارا نام تہا

ریت افریقہ کی پانی تہی ہمارے سامنے
شوکت کسریٰ[54] کہانی تہی ہمارے سامنے

ایک ہی دنیا مین تہی یہہ قوم اپنے نام کی
عالم ایجاد مین جو بات کی وہ کام کی
ہر طرف پہیلائی اسنے روشنی اسلام کی
روم[55] مین ڈنکا بجایا ہو کر دی شام[56] کی

چلنے والے سیکڑون کافر تہونکی راہ کے
اسکے دم سے نام لیوا ہوگئے اللہ کے

ہم جہان پہونچے وہان کا پاپ سارا کٹ گیا
ظلم کا دریا بڑہا تہا جس کا دہارا گہٹ گیا
منہ چڑہا کوئی اگر شامت کا مارا ہٹ گیا
کفر کا گیسو زمانے کا سنوارا الٹ گیا

[51] دمشق کے مجذوم اور مجبور یہودیون اور عیسائیون کے واسطے خلیفۂ دوم نے زمانۂ خلافت مین سفر دمشق کیوقت بیت المال سے وظیفے مقرر کئے تہے [52] ملایا۔ افریقہ کا مشہور دریا [53] ٹیگس۔ اسپین کا مشہور دریا [54] کسریٰ۔ نوشیروان عجم کا بادشاہ [55] روم یعنی اٹلی جو یورپ مین ہے [56] شام ایشیا کا مشہور ملک۔

سرکشی کے ساتھ جو تھے پھرا ہم سے گرا
کنگرہ ایوان نخوت کا گرا دہم سے گرا

دفتر دنیا مین خلاقِ معانی ہم ہوئے
باعث اعزاز و شانِ حکمرانی ہم ہوئے

خلق مین اُستاذ طرز خوش بیانی ہم ہوئے
عالم ہستی مین آزادی[۵۱] کے بانی ہم ہوئے

صاف ہمنے کی جہان مین شاہراہ عدل و داد
ہین دمشق[۵۲] و مصر[۵۳] کے گرجے گواہ عدل و داد

ہم جو پہیلے مٹی دنیا سے مستی مٹ گئی
شرک جو پہیلا ہوا تھا اُس کی ہستی مٹ گئی

بت پرستی مٹ گئی انجم پرستی مٹ گئی
کفر جس بستی مین لایا رنگ بستی مٹ گئی

خلق مین دختر کُشی گویا کبھی تھی ہی نہین
تھی جہان نیکی ہی تھی گویا بدی تھی ہی نہین

ہم تھے اہل علم ہم اہل قلم دنیا مین تھی
خالد[۵۴] کی جرأت سے سیف اللہ ہم دنیا مین تھے

سب سے بڑہ کر تھی ہاہین سب ہم سے کم دنیا مین تھے
ہاتھہ اگر دو تھے تو ہم تیغ دودم دنیا مین تھے

[۵۱] آزادی۔ جب طارق بن زیاد فاتح اسپین نے راڈرک پر فتح حاصل کی تب ٹالیٹولا دار السلطنت اسپین کے لوگون نے صلح اور امن کی تمنا کی۔ طارق نے پوری مذہبی آزادی اُن کو دی اور اُنہین کا قانون ان کے واسطے جاری رکھا۔ [۵۲] دمشق مین عبداللہ الولید نے گرجا کا ایک حصہ مسجد مین شامل کر لیا تو عیسائیون کی فریاد پر خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز نے مسجد سے اُسقدر حصہ نکال کے پھر اُنکو گرجا بنا لینے کی اجازت دی [۵۳] مصر مین علی بن سلیمان نے نصرانیون کے تمام گرجے ڈہا دئے تھے جنکو عیسیٰ بن موسیٰ نے پھر بیت المال سے بنوا دیا [۵۴] خالد بن ولید جنکو جناب رسالت مآب نے سیف اللہ کا لقب دیا تھا

ہم فضیل[۵۱] اور ہم تھے ابراہیم[۵۲] کیا ہم مین نہ تھا
جو ہنر ہم مین نہ تہا وہ سارے عالم مین نہ تہا

خلق ہم مین تہا وفا ہم مین تہی ہمت ہم مین تہی
زور ہم مین تہا ہنر ہم مین تہا شوکت ہم مین تہی

علم ہم مین تہا حیا ہم مین تہی عزت ہم مین تہی
ولولہ ہم مین تہا زر ہم مین تہا دولت ہم مین تہی

جان ڈالی علم کے مردہ بدن مین ہم وہ ہین
بستیان آباد کر دین جا کے بن مین ہم وہ ہین

تہی ہمین مانے ہوے دنیا مین دنیا بہر فصیح
ایک دو کا ذکر کیا ملتے تہی گہر گہر فصیح

شہر والے ہی نہین بدوی[۵۳] بہی تھے اکثر فصیح
اس سی وہ بڑہ کر فصیح اور اُس سے یہہ بڑہکر فصیح

تہا بجا علم ادب پر گر عرب کو ناز تھا
کیا ادب چمکا تہا جسپر خود ادب کو ناز تہا

حرف ہم سے آگیا یونانیون[۵۴] کی شان پر
قہر کی بجلی گری جرجانیون[۵۵] کی آن پر

[۵۱] فضیل بن عیاض کہ علم و زہد مین یگانۂ وقت [۵۲] ابراہیم ادہم مشہور درویش ـ علامہ عصر ابراہیم بن ثابت اندلسی جو ۲۴۲ھ مین پیدا ہوا اور ۳۰۳ھ مین مقام سر اگوسا اُسنے انتقال کیا ـ ابراہیم موصلی ہارون رشید کا مشہور مغنی

[۵۳] بدوی سے مراد وہ چروا ہا لڑکا ہے جسنے خلیفہ ہشام بن ملک سے نہایت شوخی اور بیباکی کے ساتھ گفتگو کی اور جب خلیفہ نے اُسکے قتل کا حکم دیا تو اوسنے بڑی فصاحت سے چند اشعار پڑہے ہشام پھڑک گیا اور خوش ہو کے اُسکے خون سے درگذرا [۵۴] یونان یورپ کا مشہور جزیرہ جہان بڑے بڑے حکما پیدا ہوے اور مسلمانون نے اُنکی فلسفہ کو رد کیا اسکے علاوہ یونان پہلے ایرانیون کی پہر ترکی کی حکومت مین رہا اب آزاد ہے ـ

[۵۵] جرجانیون نے مفتوح اور مغلوب ہونے کے بعد امن لیکے پہر مسلمانونکے ساتھ بغاوت کی تو یزید بن مہلب نے قسم کہائی کہ اُنکے خون سے پن چکی چلا کے اُسکے پیسے ہوے آٹے کی روٹی کہا کے تب دم لیگا اور پہر فتح کر کے قسم کو پورا کیا ـ

شرک پر آفت پڑی ایسی کہ بہنی جان پر	پھر گیا پانی جہان مین کفر کے طوفان پر
وہ سبیحیہ؎ کی عزت اک فسانہ رہ گئی	رومیون کی پچھلی نخوت اک فسانہ رہ گئی
جب کہانت کی گھٹا سارے عرب پر چھائی تھی	روشنی ہمنے وہان اسلام کی پھیلائی تھی
فتح قبضہ مین ہمارے بنکے خنجر آئی تھی	فطرت اپنے ساتھ ہمت اور جرأت لائی تھی
پہرتے تہے کھاتی ہوئی دنیا مین گھر گھر کی ہوا	گاہ سندان؎ کی ہوا تھی گاہ بربر؎ کی ہوا
عدل سے امن؎ اور راحت کو ترقی ہمنے دی	کھود کر نہرین؎ زراعت کو ترقی ہمنے دی
ہوگئے صناع صنعت؎ کو ترقی ہمنے دی	بنگئے تاجر تجارت؎ کو ترقی ہمنے دی
ہمسے رتبے بڑھ گئے تہے کس قدر اسپین؎ کے	یاد کرتے ہین ہمین ابتک کہنڈر اسپین کے

؎ سبیحیہ روم کا مشہور شہر جسکو مسلمہ بن عبدالملک نے فتح کیا تھا ؎ سندان کو فضل بن ہارون نے ہارون کے زمانے مین فتح کیا تھا بعض مورخین نے اسکا سندہ خیال کیا ہے جو ہندوستان مین ہے ؎ بربر۔ براعظم افریقہ کا شمالی حصہ ؎ فتح کے بعد یا صلح کے ساتھ ممالک اندلس مین جہان مسلمانون نے یہودیون اور عیسائیون کے ساتھ عہدنامہ لکھا وہان مسلمانون کے برابر عدل۔ امن اور راحت کی شرطین لکھدین ؎ نہرین جو مسلمانون نے کہودی تہین انکا وجود ابتک گرانادا۔ مرشیا اور والنشیا کے میدانون مین باقی ہے ؎ جب مسلمانون نے عراق۔ شام۔ عجم۔ افریقہ اور یورپ یعنی دنیا کو تنظیم [illegible] پر جاوبیت جمالی تب صنعت پر توجہ ہوئے یہانتک کہ زبیدہ خاتون کے واسطے پچاس ہزار اشرفیون کا تہان بنا تہا۔ گہڑیان۔ رنگین شیشے۔ آلات جر ثقیل۔ آلات کشید عرق۔ جہازی قطب نما عمارات مین گل بوٹے دہوپ چہانون کپڑا ان سب ایجاد پر توجہ کی ؎ سیلون یعنی لنکا وغیرہ مین مسلمان تجارت کے ذریعے سے پہونچے تہی ؎ اسپین کو علمی صنعتی اور تمدنی ترقی مسلمانون نے ایسی وقعت دی تہی کہ آجکل کے مورخ اسپر افسوس کرتے ہین اور اب اسکی حالت یہ ہے حکومت مین اچھی نہین ہے

عدل کر انصاف ہمسا عدل گستر تھا کوئی؟
اوفصاحت بول تو ہمسا سخنور تھا کوئی؟

تو بتا او زرکہ ہمسا صاحب زر تھا کوئی؟
اوج تو کہدے جہان مین ہمسی بڑہکر تھا کوئی؟

اعتدال[۵۱] اپنون مین اور غیرون مین کسکی دم سی تھا
ہمسی پوچھو ہمسی تھا ہمسی قسم لو ہمسی تھا

حکمت[۵۲] مردہ مین آئی جان کس کی ذات سے
خلق کے وحشی[۵۳] ہوی انسان کسکی ذات سے

بڑہ کے پہیلا ہر طرف ایمان کسکی ذات سے
گہٹ گئی ٹالس[۵۴] کی ساری شان کسکی ذات سے

علم کی دنیا مین کسنے لی ارسطو کی جگہہ
کون[۵۵] تھا اٹلی مین جسنے لی ارسطو کی جگہہ

نورِ حق اشر وسنہ[۵۶] مین جلوہ گر کیونکر ہوا
بول او سسلی[۵۷] کہ تو زیر و زبر کیونکر ہوا

قہر نازل سرزمین کفر پر کیونکر ہوا
ہان ہوا میجارسا[۵۸] مین کچھ مگر کیونکر ہوا

۵۱ عبدالرحمن بن عبداللہ نے اپنے قانون حکومت مین قرطبہ کے یہودیون اور مسلمانون کے حقوق برابر رکھے تھے ۵۲ حکمت جو مردہ ہوگئی اس کو روم سے کتب خانہ لیکے مسلمانون نے پہر زندہ کیا ۵۳ یورپ جو اُس وقت وحشی اور جاہل تھا اسنے مسلمانون کے علمی مدارس مین تعلیم حاصل کی ۵۴ ٹالیس جسکو اہل عرب تالیس کہتے ہین شہر ملٹا کا نامی حکیم جسنے وہان سب سے پہلے فلسفۂ یونان کے مسائل بیان کئے تھے۔
۵۵ ابن رشد اندلسی جسکی فلسفہ نے اٹلی مین اسقدر ترقی کی تہی کہ اگر کوئی وہان ارسطو کا نام لیتا تہا تو لوگ کہتے تہے کہ ہم ارسطو کو نہین جانتے۔ ہمارا استاد ابن رشد ہے ۵۶ اشروسنہ کا بادشاہ کاؤس جو مامون رشید کے زمانے مین مسلمان ہوا تہا ۵۷ نامی جزیرہ سسلی جو ۲۱۲ھ یعنی مامون رشید کے زمانے مین فتح ہوا تہا۔
۵۸ میجارسا سرحد فرانس کا جزیرہ جسکو مسلمانون نے عبدالرحمن بن حکم یا حاکم کے عہد مین تہ و بالا کیا تہا۔

سر دکی جسنے عجم[۵۱] کی آگ بڑہ کر ہے وہ کون
لے لیئے دنیا سے جسنے تاج[۵۲] چڑہ کر ہے وہ کون

قرطبہ[۵۳] سے کوئی سن لے داستان اسلام کی
عالم ایجاد مین جرأت تہی جان اسلام کی

جاکے پوچھے مسجد[۵۴] عالی سے شان اسلام کی
تیغ پر قبضہ کیئے تہی آن بان اسلام کی

کشتیان[۵۵] اپنی جلادین آپ ہی جرأت یہہ تہی
میان[۵۶] تلوارونکے پہینکے توڑکر غیرت یہہ تہے

ہر طرح سے خلق کی حاجت روائی ہمنے کی
ناخدائی کیا جہازون پر خدائی ہمنے کی

ملک مین کہولے شفاخانے[۵۷] بہلائی ہمنے کی
قطب[۵۸] کو نظرون مین رکہکر رہنمائی ہمنے کی

۵۱ عجم خلافت دویم کے زمانے مین فتح ہوا تہا ۵۲ طارق بن زیاد نے جب ٹولیڈو کو فتح کرکے قبضہ کیا تو شاہان گذشتہ کے ۲۵ تاج مکلل پائے ۵۳ قرطبہ اسپین کا عظیم الشان شہر جسمین مسلمانون کی ۱۶۰۰ مسجدین اور ۹۰۰ حمام تہے ۵۴ مسجد جامع جسکی بنیاد ۱۷۰ھ مین عبدالرحمن نے ڈالی تہی اور ہشام بن عبدالرحمن کے زمانے مین تعمیر پوری ہوئی اسکی چہت ایکہزار ترانوے ۱۰۹۳ سنگ مرمر کے ستونون پر تہی اور دوہزار سات سو ۲۷۰۰ شمعین رفرروشن ہوتی تہین ۹ دروازے تہے اور بڑا پہاٹک سنہرا تہا ۵۵ ۹۲ھ مین جب طارق بن زیاد نے اخفرا مین پہونچ کے اسپین کے جبل طارق پر فوجی مقام کیا تو جرات کے جوش مین اپنی کشتیان جنکے ذریعے سے فوج اسلام اتری تہی خود جلادین تاکہ مسلمانونکو بہاگنے کی راہ نہ رہے اور آخر فتح حاصل کی اسی سبب سے اس پہاڑ کو اہل عرب جبل الفتح بہی کہتے ہین ۵۶ جب ٹیلینڈا کی لوگون نے گردونواح کی مدد سے ۱۲۳ھ مین مسلمانون کے ساتھ بغاوت کی تو عقبہ بن نافع اور تمام اسلامی فوج نے قسمیہ ہوکر اپنی تلوارونکے میان توڑ کے پہینک دیئے اور پہر جنگ عظیم کے بعد فتح حاصل کی ۵۷ اندلس مین عبدالرحمن بن امیہ نے اور بغداد مین مستنصر باللہ نے شفاخانے کہولے تہے جہان کہانا پینا اور تمام سامان آسائش بیمارون کیواسطے مہیا رہتا تہا ۵۸ جہازی قطب نما کے موجد مسلمان ہین۔

ساتھ ساتھ اپنی لئی فن اور ہنر جاتے تہے ہم
علم آگے آگے جاتا تہا جدہر جاتے تہے ہم

خلق کے آرام کا اسلام ضامن تہا کبہی
انتظام ملک آسانی سے ممکن تہا کبہی

الجزائر[1] پر نہین اب زور لیکن تہا کبہی
ہم تہی اور جبرالٹر[2] دنیا مین وہ دن تہا کبہی

اندلس[3] کی سرزمین آباد تہی اسلام سے
گونج اُٹہا تہا ملک یورپ کا عرب کے نام سے

زر سے بڑہ کر تہی جہان مین ہمکو قدر مال علم
ساری فکرون سی سوا تہی فکر استحصال علم

قرطبہ مین ہمسے پہونچا اوج پر اقبال علم
حال مروانی[4] سے ہے دنیا مین گواہ حال علم

ملک کو ہمنے فلاحت[5] سے دئی معقول پہل
اندلس کی سرزمین لائی عرب کے پہول پہل

[1] مملکت الجزائر جہاں دریا سے اتر کے ابو یوسف یعقوب نے الفنسو ہشتم پر فتح حاصل کی تہی [2] جبرالٹر جس کو عربی مین جبل طارق اور جبل الفتح کہتے ہین جہان ٥۔ رجب ٩٢ھ کو طارق بن زیاد فاتح اسپین پہونچے تہے اور یہین سے گواڈلیٹ (غادلت) کے بادشاہ راڈرک پر فتح حاصل کر کے مسلمان اسپین مین پہیلے تہے [3] اندلس اہل عرب نے اسپین کا نام رکہا تہا [4] مروانی مسلمانون کے کتب خانے کا نام تہا جس کو حکم بن عبدالرحمن سوم نے قایم کیا تہا۔ اس کی فہرست بڑی تقطیع کے کاغذ کی چوالیس جلدون مین تہی [5] عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام جو ٧٥٦ء عیسوی مین داخل قرطبہ ہوے اُنہون نے علم فلاحت کی قوت سی اندلس مین عرب کے میوے انار اور خرمے وغیرہ لگائے اور وہ پہولے پہلے۔ آج بہی لندن کے سیرین سسٹر کالج کی تعلیم مین عرب کی اس فلاحت کا تذکرہ موجود ہے۔

لطف حاصل چاہین آئین جاہین جائین راہرو
راہ چلتے کہائین پیڑون کی ہوائین راہرو

منزلون مین پائین جب مہمان سرائین راہرو
چین سے کہائین پئین اوڑہین بچہائین راہرو

بدلے دشوار سے کے آسانی مسافر کے لئے
نہر سے پہیلا[۵۱] ہوا پانی مسافر کے لئے

علم تہا جسنے سے ز جہل تہا جسنے ذلیل
ہین درختون کے قلم[۵۲] علم فلاحت پر دلیل

ہمنے دنیا کو دکہائی قوت[۵۳] جر ثقیل
ہر طرف سڑکین[۵۴] بنائین اور لگائی انیہ میل

چین خلقت کو دیا راحت سے جینے کے لئے
نل[۵۵] لگا کر صاف پانی لائے پینے کے لئے

بصرہ[۵۶] و بغداد[۵۷] سے دنیا مین دفتر علم کے
اصفہان[۵۸] سے لوگ لیجاتی تہی جوہر علم کے

در کہلے اسکندریہ[۵۹] سے جہان پر علم کے
تہے دمشق[۶۰] و قیروان[۶۱] و قرطبہ گہر علم کے

۵۱ نہرون اور مہمان سراون کی تعمیر مین زبیدہ خاتون زوجہ ہارون رشید عباسی نے سترہ لاکہ اشرفیان صرف کی تہین ۵۲ درخت کے قلم کا موجد عبدالرحمن بن معاویہ ہے ۵۳ ابوالحجاج یوسف محمد چہارم نے سفر نامے مین جر ثقیل کو بڑی ترقی دی اور بہت آلے ایجاد کئے ۵۴ عبدالرحمن بن معاویہ نے ۵۵ سنہ ۱۷۳ھ مین عبدالرحمن بن معاویہ نل لگا کے شہر قرطبہ مین پہاڑ کا صاف پانی لایا تہا ۵۶ بصرہ حجاز مشہور شہر اور دار العلم ۵۷ بغداد خلفاے عباسیہ کا دار الخلافت جس کو منصور دوانقی نے سنہ ۱۴۵ھ آباد کیا تہا یہہ ایسا مقام تہا جس کی تاریخ خطیب نے بہتر جلدون مین لکہی تہی ۵۸ اصفہان ایران کا مشہور شہر ۵۹ اسکندریہ ملک مصر کا مشہور شہر ۶۰ دمشق ملک شام کا پرانا اور مشہور شہر ۶۱ قیروان افریقہ کا مشہور شہر

طب سٹرنو[۵۱] کی جہان مین جسکا ڈنکا بج گیا
ہے عرب دنیا کو اس سامان سے جو سج گیا

ہم وہ سورج ہین کہ چمکے اور سحر کے شام علم
ہے ہماری ذات سے لوگون مین قایم نام علم

جہل کی پستی سے سب کو لیگئے تا بام علم
ہمنے کاغذ[۵۲] سے کیا دنیا مین استحکام علم

روم سے جسنے کتب خانہ[۵۳] لیا ہم ہین وہی
جسنے پچہلی نظم[۵۴] کو رد کر دیا ہم ہین وہی

ہمنے الجبر[۵۵] کو بخشا دہر مین عزت کا تاج
یہہ ریاضی علم کی دنیا مین اب جسکا ہی راج

ہمسے لیکر دے گئی لیونارڈ[۵۶] اور روزن[۵۷] رواج
ہمسے پایا انگلستان نے جسے ہی ناز آج

علم اقلیدس کا یورپ مین عرب ہی سے گیا
ہان ادب اسلام کے علم ادب ہی سے گیا

---

۵۱ سٹرنو مملکت اطالیہ (اٹلی) کا مشہور شہر جہان مسلمانون نے طب کا علمی اور عملی دار العلم قایم کیا تہا اور یورپ والون نے وہین سے طب حاصل کی ۵۲ کاغذ کا موجد ہارون رشید کا وزیر جعفر برمکی ہے۔ ۵۳ روم کا کتب خانہ جسمین پچہلے حکما کی کتابین تہین اور کئی سلطنتون سے منتقل رکہا گیا تہا مامون رشید نے اس کو لیکے علوم کو پہر زندہ اور صاف کیا ۵۴ حکیم ابن طفیل القیسی جسنے ۵۸۱ھ مین بمقام مراکش انتقال کیا نظم بطلیموسی کو رد کر کے جدید نظم کا موجد ہوا ۵۵ الجبرا کے موجد مسلمان ہین ۵۶ لیونارڈ اٹلی کا سوداگر جس نے ۱۲۰۲ع مین عربی کی کتاب پا کے اسی سے لیٹن مین کتاب لکھی ۵۷ ڈاکٹر روزن جسنے ۱۸۳۱ع مین محمد بن موسی کی کتاب جبر و مقابلہ کا انگلستان مین ترجمہ کیا۔

دیکھہ کر گھڑیون[۵۱] کو یورپ کی یہہ شہرت کسلئے
ہم ہوے موجد تو پہر ہم کو یہہ حیرت کس لئے

ارض کی گردش کے قائل سے ہی نفرت کس لئے
مسئلہ چہانا ہے ہمنے پہر یہہ حجت کس لئے

جسکو کہتے ہو ابوریحان[۵۲] مسلمان ہی تو تہا
ارض کی گردش کا قائل ہان مسلمان ہی تو تہا

کیمیائی قوتون کی ہمسے قوت بڑہ گئی
دہر مین چمکا نجوم اور شان ہیئت بڑہ گئے

ہند سے اوج پایا اور صنعت بڑہ گئے
ساری دنیا سے عرب[۵۳] والون کی حکمت بڑہ گئی

نحو[۵۴] سے لغت مضبوط کردی ہمنے بنیاد علوم
نحو کیا ہے سیکڑون ایسے ہین ایجاد[۵۵] علوم

جب عرب مصروف طاقت کے جتانی مین ہوا
بڑہ کے قابل سب سے علمی کارخانے مین ہوا

چین[۵۶] کو تاریخ کا موجد زمانے مین ہوا
نامور لیکن عرب وقعت بڑہانے مین ہوا

۵۱ گھڑی سب سے پہلے خلیفہ ہارون رشید نے شاہ فرانس کو بطور تحفے کے بہیجی تہی جو عجائب خانہ پیرس مین اب بہی موجود ہے اور جامع مسجد دمشق مین بہی مسلمانون کی بنائی ہوئی گھڑی موجود ہے۔ ۵۲ حکیم ابوریحان زمین کی گردش کا قائل تہا جسنے شیخ الرئیس بوعلی سینا سے اس مسئلہ مین بحث کی تہی ۵۳ مصر۔ ہندوستان۔ ایران اور یونان ترقی مین بلند نام ہین جن کے بعد عرب کے مسلمانون نے ترقی کا پھریرا اڑایا ۵۴ نحو کے موجد مسلمان ہین ۵۵ تفسیر اور کلام وغیرہ بہت سے علوم خاص مسلمانون کے ایجاد کئے ہوئے ہین ۵۶ چین طرز تاریخ نویسی کا موجد ہے لیکن عرب نے اس کو ترقی دی۔

ف۔ نحو کیا ہے سیکڑون ایسے ہین ایجاد علوم

علم اسماء[51] الرجال اسنے نکالا دھر مین
ہوگیا تاریخ کا فن سب سے بالا دہر مین

تھے جہان استاد ہم وہ کارخانا یاد ہے
نام غرناطہ[52] کا اور اس کا فسانا یاد ہے

وہ عرب کے علم کا یورپ مین جانا یاد ہے
دل کو خوب اسکندریہ[53] کا زمانا یاد ہے

اصفہان[54] مین شان علم اور قیروان[55] مین شان علم
اصفہان تھا جان علم اور قیروان ایمان علم

فلسفہ کا دیس ویران ہوگیا تھا یا نہین
گم جہان بہی اوج ایران ہوگیا تھا یا نہین

مصر کا دفتر پریشان ہوگیا تھا یا نہین
گل چراغ علم یونان ہوگیا تھا یا نہین

نام اسکندر[56] ہوا زندہ تو پھر ہمسے ہوا
ذکر افلاطون[57] کا پھر اسلام کے دم سے ہوا

لوگ ارسطو کی کتابونکو نہ پاتی اے حضور
ہم نہ مخفی جوہرون کو گر بتاتے اے حضور

رفتہ رفتہ انکو کیڑے چاٹ جاتے اے حضور
بزم شہرت مین نہ پھر لقمان[58] آتے اے حضور

[51] علم اسماء الرجال کے موجد مسلمان ہین [52] غرناطہ مسلمانون کے عہد مین بہت آراستہ مقام اور دار العلم تھا [53] اسکندریہ بہی دار العلم تھا [54] اصفہان بہی دار العلم تھا جہان نظام الملک نے مدرسہ قایم کیا تھا۔ [55] قیروان افریقہ مین دار العلم تھا [56] اسکندر مشہور فتاح جو مقدونیہ کا حکیم تھا [57] افلاطون یونان کا مشہور حکیم سقراط کا شاگرد جو حضرت عیسے سے ۳۴۸ برس پہلے گذرا ہے [58] لقمان یونان کا مشہور حکیم جو حضرت عیسی سے چھ سو برس کے قریب بیشتر گذرا ہے۔

جسنے مردون کو کیا زندہ وہ ہی شان عرب
مانے یورپ اس مسیحائی پہ احسان عرب

خیر جاری جسکو کہتے ہین ہمارا کام تھا
مختصر یہہ ہے کہ دریائے کرم اسلام تھا

کوئی ننگا تھا نہ بہوکا چین تھا آرام تھا
رحم تھا تو عام تہا اور فیض تھا تو عام تہا

رحم سے نام ولید[۱] ابتک ہی ایک عزت کی چیز
فیض سے مہدی[۲] کی شان ابتک ہے اک شہرت کی چیز

اب نہ لسبن[۳] ہی نہ غرناطہ[۴] نہ وہ بغداد ہے
اے فلک بیداد ہے بیداد ہے بیداد ہے

خواب کی سی بہولی بسری بات کوئی یاد ہے
اے خدا فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے

ہم نہ کہتی ہین بہوانی اور نہ کالی اے خدا
ایک تو ہے ہم مسلمانون کا والی اے خدا

ساری دنیا شاد یا اللہ ہم ناشاد ہین
نہر سیحون[۶] اور مراغہ[۷] ہمکو اب تک یاد ہین

ہمسے[۵] جو سیکہی تہے کل دنیا مین آج استاد ہین
وہ بھی اب برباد ہین اور ہم بھی اب برباد ہین

[۱] ولید بن عبد الملک نے اپنے زمانہ خلافت مین حکم دیا تھا کہ اندہے اور جہیور رکے ساتھہ خزانہ خلافت سے ایک ایک خادم مقرر ہے [۲] مہدی بن ابی جعفر منصور عباسی نے وہ ۶۳ ہزار درہم فیاضی سے خرچ کئے جو خزانہ مین جمع ملے تہے اور تمام آمدنی یونہین صرف مین لاتا رہا۔ اسنے ایک اعرابی کو ایکبار ۵ لاکھ درہم دئے تہے۔
[۳] لسبن پرتگال کا دار السلطنتہ [۴] غرناطہ (گراناڈا) اندلس کا مشہور شہر [۵] جو سیکہی تہے الخ یعنی اہل یورپ [۶] نہر سیحون پر علامہ غیاث الدین کاشانی پہر قاضی زادہ رومی پہر علامہ قوشجی کی رصد رہی
[۷] مراغہ آذربیجان مین ایک شہر ہے جسکو مروان بن محمد نے آباد کیا تہا مراغہ مین رصد ایلخانی تہی جسمین محقق طوسی اور قطب الدین شیرازی صاحب رصد تہے۔

ماورا النہر ہے لیکن وہ شادابی کہان
خطۂ فاراب[51] مین بونصر[52] فارابی کہان

کیا بتائین تھی رسائی کس قدر افکار مین
کیا جتائین ڈالے کیا کیا زلزلے کہسار[54] مین

کیا دکھائین جو کیا تھا وادیٔ سنجار[53] مین
کیا سنائین جیت کے قصے کہ اب ہین ہار مین

اب کہان وہ علم کہان وہ کوہ بیضا[56] یا نصیب
لطف بحر الخضرا[57] یا تقدیر لنکا[58] یا نصیب

وہ سمرقند[59] اب کہان اور اسکا تاج آخر کہان
مرو[62] و داغستان[63] و ٹونس[64] کا خراج آخر کہان

وہ بخارا[60] اور خیوا[61] کا مزاج آخر کہان
سرویا[65] کل تک کہان تھا اور آج آخر کہان

۵۱ فاراب ملک ماورا النہر کا شہر ۵۲ طبقۂ اسلام کا جلیل القدر حکیم معلم ثانی محمد بن محمد بن ترخان ابو نصر فارابی جسنے ۳۳۹ھ مین بمقام دمشق انتقال کیا ۵۳ سنجار فرات اور دجلے کے بیچ مین میدان ہے جہان مامون رشید کے عہد مین مہندسین نے جمع ہو کے کرۂ ارض کی پیمایش کی تھی ۵۴ کہسار سے مراد سلسلۂ کوہستان اسٹوریا ہے جسمین اسپین کی اسلامی فتح سے گھبرا کے وہان کے باشندے جا دبے تھے ۵۵ بحیرۂ کاسپین کے دکن جانب ایک پہاڑی جو پہلے ایران مین تھی اور اب روس کے پاس ہے ۵۶ کوہ بیضا اندلس کے ایک پہاڑ کو اہل عرب کہا کرتے تھے ۵۷ بحر الخضرا اسپین مین ہے ۵۸ لنکا مین تجارت کے ذریعے سے پہونچ کے مسلمانون نے کامیابی حاصل کر لی تھی ۵۹ سمرقند جو ترکستان مین تیمور کا دار السلطنت تھا اور اب روس کے پاس ہے ۶۰ بخارا مسلمانون کی خود مختار سلطنت تھی اب روس کی ماتحتی مین ہے ۶۱ خیوا مسلمانونکی خود مختار سلطنت تھی اب روس کی ماتحتی مین ہے۔
۶۲ مرو وسط ایشیا مین ترکستان کا دار الحکومت جو ترکمانون سے اب روس کے قبضے مین آگیا ہے ۶۳ داغستان فتح علیشاہ کی جنگ کے بعد ایران سے نکلکے روس کے قبضے مین گیا ۶۴ ٹونس ٹرکی کی ماتحتی سے نکل کے فرانس کی ماتحتی مین گیا ۶۵ سرویا ۱۸۷۸ء کی جنگ کے بعد ٹرکی سے نکل گیا اور اب وہان خود مختار سلطنت قایم ہے۔

کچھ تمھین حال اریوان[1] کی خبر ہے یا نہین
کچھ تمھین تاریخ یونان[2] پر نظر ہے یا نہین

کیا خراسان[3] کی وہی حالت ہی جو تھی پیشتر
کیا مراکو[5] کی وہی شوکت ہے جو تھی پیشتر

کیا وہی ایران[4] کی عزت ہے جو تھی پیشتر
کیا وہی اب فاز[6] کی وقعت ہی جو تھی پیشتر

اب کہان وہ صاحب علم و عمل باقی رہے
صرف کھسیانی ہنسی ہنسنے کو ہم باقی رہے

زور والا ہم کو بھی دیکھا تھا دریا[7] نے کبھی
چلتے تھے دنیا کے میدانون[9] مین پیانی کبھی

یاد آتے ہین جزیرون[8] کے وہ افسانی کبھی
تا سمرقند[11] اندلس سے تھی رصد خانے کبھی

[1] اریوان ایران سے نکل کے روس کی حکومت مین گیا [2] یونان پہلے ایران کی حکومت مین رہا پھر ٹرکی کی حکومت مین رہا اب آزاد سلطنت ہے [3] خراسان جو امین کے مقتول ہونے سے پہلے مامون رشید کا دار الخلافت اور نصف خلافت بغداد کا دار الحکومت تھا [4] ایران مین پیشتر بڑی وسیع سلطنت تھی اور تہذیب کی ترقی مین بہت بلند نام ہے [5] مراکو جہان کسی زمانے مین اسلامی شہنشاہی تھی اب بہت چھوٹی سی سلطنت ہے۔ [6] فاز ممالک مارنیا کا دار الحکومت اور اسلامی سلطنت مین بڑا پر شوکت شہر تھا اب ذلیل حالت مین ہے [7] اشارہ ہے بحری قوت کی جانب [8] جزیرون سے مراد جزائر سارڈینیا اور جزائر سسلی ہین جنکے دریا مین مسلمانون کے ڈیڑہ سو جنگی جہازون کا بیڑا گشت کرتا تھا [9] میدانون سے بریہ اور میدان کوفہ کی جانب اشارہ ہے جہان اہل اسلام مہندسین نے جمع ہو کے ایک درجہ دائرہ عظیمہ کی پیمائش کر کے محیط کرہ کو چوبیس ہزار میل قرار دیا تھا [10] مراغہ جو آذربیجان کا شہر ہے اسمین ہلاکو خان کی رصد تھی جسکو ایلخانی کہتے ہین۔ مصر مین ابن یونس مصری صاحب رصد تھے۔ سمرقند مین غیاث الدین جمشید کاشانی کی رصد تھی شام مین ابن شاطر کی رصد تھی۔ بغداد مین خالد بن عبد الملک کی رصد تھی۔ جس کو شرف الدولہ نے تکمیل تک پہونچایا تھا۔ قاسیون پہاڑ جو دمشق کے اتر جانب ہے وہان مامون رشید عباسی کی رصد تھی۔ اصفہان مین احمد بن داود کی رصد تھی۔ محیط شرقی پر الغ بیگ کی رصد اور محیط غربی پر رصد تا بخو تھی۔

وینیہ[51] مین خوب ابو مروان[52] کے ڈنکے بج چکے
اب ہمارے پاس کیا ہی ہم تو سب کچھ تج چکے

دہر مین عباسیون کا کروفر اللہ رے ہم
وہ ہمارا اختیار الغرب[54] پر اللہ رے ہم

مقتدر کا وہ محل[53] اور وہ شجر اللہ رے ہم
علم و فضل[55] اللہ ری ہم اور مال و زر[56] اللہ ری ہم

وہ پلرمو[57] اب کہان اور وہ مساجد اب کہان
ہند مین وہ اندلس کی دن کہان وہ شب کہان

وہ عرب کی شان یاد آتی ہے دن بہر رات بہر
وہ عجم کی چوٹ تڑپاتی ہے دن بہر رات بہر

یاد آ آ کر ستم ڈہاتی ہے دن بہر رات بہر
سیکڑون چیزونکو ترساتی ہی دن بہر رات بہر

[51] وینیہ یورپ کے ایک حصے کا دار الحکومت ہے [52] علامہ عبد الملک ابو مروان ابن محمد جو مجاہد صقلبی حاکم وینیا کا نامی حکیم تھا [53] خلیفہ المقتدر باللہ عباسی نے بغداد مین یہہ عمارت ایسی شان و شوکت سی بنوائی تہی جس کی انتہا نہین - اس کے حوض مین سونے کا درخت بنایا تہا جس مین مختلف جواہرات کے پہول پہل تہے اور شاخون پر مختلف رنگون کے مرصع طیور اس ترکیب سے بنائے تہے جو ہوا کے بہرنے سی نغمہ سرائی کرتے تہے - حوض کے ادہر ادہر سوار مکلف لباس کے ساتھ سوار بنائے تہے جن کی حرکت ایک دوسرے کے مقابلے مین محسوس ہوتی تہی [54] پرتگال کو اہل عرب الغرب کہتے تہے [55] علم و فضل کی یہہ حالت تہی کہ ابن عقیل کی قاموس العلوم آٹھہ سَو جلدون مین مرتب ہوئی تہی [56] مال و زر کا اندازہ اس سے کیا جاسکے کہ مقام طاء النمل مملکت مصر کی ایک بوڑہی عورت نے مامون رشید کو دورے کیوقت دس ہزار (۱۰۰۰۰) اشرفیان ایک سنہ کے سکے کی نذر دی تہین - [57] پلرمو جزیرۂ صقلیہ یعنی سسلی کا ایک شہر جہان ایک ایک تیر کے فاصلے مین مسلمانون کی دس دس مسجدین تہین -

بحر قلزم[51] بحر جیحون[52] کی وہ لہرین اور ہم
وہ خلافت کے محل محلون کی نہرین اور ہم

ہے دمشق[53] اب بہی مگر کیا اُسکی حالت ہی کہو
مسجد[54] جامع کی کیا ویسی ہی شوکت ہے کہو

کیا مسلمانون مین طارق[55] کی سی جرأت ہی کہو
غادلت[56] اب ہی تو کیا پہر شوق نصرت ہی کہو

بارسا[57] مین کیا ہے اسلامی بسیرا آج کل
سیرڈا[58] مین اُڑ رہا ہے کیا پھریرا آج کل

غزنوی[59] اقبال اموی[60] جوش ہمت اب کہان
زور ایوبی[61] کہان ترکی[62] جلالت اب کہان

[51] بحر قلزم جو مکہ اور مصر کے درمیان مین ہے [52] بحر جیحون جو خراسان اور ماوراء النہر کے درمیان مین ہے۔ [53] دمشق کی وہ عظمت تہی جسکی تاریخ ابن عساکر نے باون[52] جلدون مین لکھی تہی [54] دمشق کی جامع مسجد خلیفہ ولید بن عبدالملک بنی امیہ نے بنوائی تہی۔ اس مین بارہ ہزار صناع کام کرتے تہے اور سنہ ۸۹ھ سے سنہ ۹۶ھ تک بنکے طیار ہوئی تہی۔ اسمین مسلمانون کی بنائی ہوئی آفتابی گہڑی موجود ہے [55] طارق بن زیاد فاتح اسپین [56] غادلت اگاڈالیٹا جہان سنہ ۹۲ھ مین طارق نے شاہ راڈرک کو جنگ عظیم کے بعد شکست دی تہی [57] بارسا افریقہ کے ایک حصے کا دارالحکومت تہا [58] سیرڈا جسکو سنہ ۹۳ھ مین موسیٰ نے فتح کیا تہا اور جو یوسف کے زمانے مین مملکت انڈلس کا دوسرا صوبہ قرار پایا تہا [59] اشارہ ہے محمود غزنوی کی طرف [60] اشارہ ہے سلطنت بنی امیہ کی طرف جن کی سلطنت دمشق مین بہی اور اسپین مین بہی بہت شان و شوکت سے رہی [61] اشارہ ہے خاندان ایوبیہ کی طرف جسکے بادشاہ سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو بڑی بہادری سے فتح کیا تہا [62] اشارہ ہے خاندان عثمانیہ کی جانب جسکے بانی عثمان خان ارطغرل نے سنہ ۶۹۹ھ مین سلطنت قایم کی اور اسکے ساتوین فرمان روا سلطان محمد خان ثانی نے بڑی جنگ کے بعد ۲۰۔ جمادی الاول سنہ ۸۵۷ھ کو شہر قسطنطنیہ فتح کیا۔

علم اور ثروت مین عباسی[۱۱] فضیلت اب کہان | شان اسلام اب کہان شان خلافت اب کہان

تم ہو کیسے ہم ہین کیسے اور عرب[۱۲] کیسا ہے اب
پیشتر اسلام سے جیسا تہا سب ویسا ہی اب

یاد ہے بغداد[۱۳] بہی قصر[۱۴] خلافت بہی ہے یاد | وہ خراسان اور صفاری[۱۵] حکومت بہی ہی یاد
کی تہی جو خوارزمی[۱۶] حاصل وہ عزت بہی ہے یاد | دہر مین سلجوقیون[۱۷] کی شان وشوکت بہی ہی یاد

مختصر یہہ ہے کہ سب ہے یاد لیکن کچہہ نہین
ہمسے ممکن کچہہ نہین گو غیر ممکن کچہہ نہین

مدرسے سیرین[۱۸] کے بہولے ہم آکر ہند مین | بیٹھے ہین علم وعمل سے جی چرا کر ہند مین

۱۱؎ اشارہ ہے خلفاے عباسیہ کی جانب جو شان سلطنت کے ساتھہ علم وفضل مین بہی یکتا تہے ۱۲؎ اب عرب مین سوا بحیرۂ قلزم کے مشرقی ساحل کے جہان اطراف وجوانب کے لوگ آتے جاتے رہتے ہین کہین شایستگی نہین رہی اور وہان کی قومین بہر کے جہالت کے اصلی مرکز پر جا رہی ہین ۱۳؎ بغداد کی شان وعظمت ایسی تہی کہ خطیب نے اسکی تاریخ بہتر[۷۲] جلدون مین لکہی تہی ۱۴؎ بغداد کا قصر خلافت نہایت خوشنما تہا جسپر سبز گنبد کی عمارت قابل دید تہی اس گنبد کا نام قبۃ الخضرا تہا اور دوسو چالیس[۲۴۰] فیٹ کے قریب بلند تہا ۱۵؎ صفار کے معنی ٹہٹہرا۔ یعقوب سلطنت صفاریہ کا بانی ٹہٹہرا تہا جسکے خاندان نے خراسان فارس اور کرمان وغیرہ پر تینتیس[۳۳] سال حکومت کی ۱۶؎ خوارزم یعنی سلطنت خیوا جو چنگیز خان کے تباہ کرنے سے پیشتر ایک جلیل القدر اسلامی سلطنت تہی۔ اب خان خیوا روس کی ماتحتی مین ہین ۱۷؎ سلطنت سلجوقیہ جسکی بنیاد طغرل نے ۴۲۹ھ مین ڈالی تہی اور قونیا جسکا دار السلطنت تہا جسکے خاندان کا سلسلہ سلطنت سلطان علاء الدین سلجوقی تک ختم ہوا جس کو سنہ ۶۹۹ھ مین تاتاریون نے شکست دی تہی۔ اسی علاء الدین کے مرتے پر سنہ ۶۹۹ھ مین عثمان غازی سلطنت عثمانیہ کا بانی اس کا جانشین ہوا جو سپہ سالار تہا ۱۸؎ سیرین افریقیہ مین ہے جہان عقبہ بن نافع فاتح افریقیہ نے سب سے پہلے بیت المال سے عام تعلیم کے مدرسے جاری کئے تہے۔

پہل[۵۱] سوئی کے ہمین دے کون لاکر ہند مین ‏ ‏ دن بسر کرنے پڑے اب خار کہا کر ہند مین

تو تھا سیدہی راہ پر یا ہم تھے[۵۲] سیدہی راہ پر
فیصلہ اس کا رہا او ہند اب اللہ پر

رنگ اب دنیا کوئی لائی تو ہم کو کیا خبر ‏ ‏ قرص[۵۳] پر آفت نئی ٹوہائی تو ہم کو کیا خبر
کچھہ بلا اسپین[۵۴] پر آئی تو ہم کو کیا خبر ‏ ‏ بیت احمر[۵۵] پر جمی کائی تو ہمکو کیا خبر

۵۱ سوئی سلطنت اندلس کا شہر جہان عبد الرحمن اموی نے عمدہ نخلستان طیار کیا تھا ۵۲ مسلمانون سے پہلے ہندوستان کی سوسائٹی کا کچھہ اندازہ شاہ بابر کی کتاب سے مل سکتا ہے۔ بابر کو ایشیا اور یورپ دونون نے سچا اور بہادر تسلیم کیا ہے۔ اُسنے اپنی لائف (سوانح عمری) خود ترکی مین لکھی تہی۔ جسکا ترجمہ خانخانان نے فارسی مین اور سر ولیم ارسکن نے انگریزی مین کیا۔ وہ ہندوستان کی ناشایستہ حالت جو ۹۳۲ھ مین تہی مختصر طور پر یون لکھتا ہے "ملک ہند کی لطافت مین کمی واقع ہے۔ نہ یہان حسن ہے نہ میل جول کا لطف۔ نہ ادراک نہ ادب نہ کرم نہ مروت۔ ہنر ناقص ہین۔ کامون مین نہ موزونی ہے نہ خوبصورتی۔ گھوڑے اچھے نہین۔ گوشت اچھا نہین۔ انگور خربزہ اور میوے اچھے نہین۔ نہ برف ہے نہ ٹھنڈا پانی نہ بازارون مین اچھا کہانا ملتا ہے۔ نہ مدرسے ہین نہ حمام نہ شمع ہے نہ شمعدان۔ صرف ایک کثیف ڈیوٹی ہے۔ دریاؤن چشمون اور نالون کے سوا باغات اور مکانات مین آب روان نہین عمارتین نہ صاف ہین نہ ہوادار نہ خوبصورت نہ سڈول ہین۔ عوام بالکل ننگے پہرتے ہین صرف ناف سے نیچے لنگوٹا باندہتے ہین۔ عورتین صرف دہوتی باندہتی ہین آدہی کمر سے لپٹی ہوئی اور آدہی بدن پر" اس حالت پر غور کرکے مسلمانون کے زمانے کی حالت پر نگاہ ڈالی جاے جنکی ترقی کے نمونے تاج گنج وغیرہ آنکھون کے سامنے ہین۔ انصاف خود بول اُٹھے تو تعجب نہین کہ مسلمانون نے ہندوستان کو جو وحشت کے لباس مین تہا انسانیت کا جامہ پہنایا ۵۳ قرص کا قلعہ جو ترکی کے پاس تہا اور ۱۸۷۸ء کی جنگ کے بعد عہدنامہ برلن کی پابندی سے روس کے تحت مین گیا ۵۴ اسپین کو مسلمانون نے حد سے زیادہ ترقی دی تہی جو اب یورپ مین چھوٹی سلطنت ہے ۵۵ بیت حمرا غرناطہ کے ایوان شاہی کا نام جس کو مسلمانون نے اس عظمت سے بنایا تھا کہ یورپ کے سیاح اب بہی اسکی سیر بہت دلچسپی سے کرتے ہین۔

کیا ہوا رومانیا[۵۱] کا حال او تقدیر بول
کیسی ہے رومیلیا[۵۲] کی چال او تقدیر بول

کاش او نسیان وہ پچھلا کرّ و فر آئے نہ یاد
وہ عراق[۵۳] اور اسکی شوکت کا اثر آئے نہ یاد
کارتھاجینا[۵۴] کی وہ شان ظفر آئے نہ یاد
سطوت افریقیہ[۵۵] کے قصہ مختصر آئے نہ یاد

مصر[۵۶] کو بھولین ملال آئی نہ دل کے آس پاس
ابن یونس[۵۷] کا خیال آئے نہ دل کے آس پاس

کاش ہم علم و ہنر کی داستان کو بھول جائین
ہون جو ممکن لیکن اعزاز جہان کو بھول جائین
علم و فضل اصفہان و قیروان[۵۸] کو بھول جائین
اونکو بھولین یا نہین ہندوستان کو بھول جائین

کاش عباسی[۵۹] فضیلت کو بھلا دے حافظہ

۵۱ رومانیا جو ٹرکی کے پاس تھا اور اب الگ آزاد سلطنت ہے ۵۲ رومیلیا جو ٹرکی کے پاس تھا۔ اب نصف بالکل اور نصف بطور گورنری کے بلگیریا کے تحت مین ہے ۵۳ عراق جس مین خلفاے عباسیہ کا دارالخلافت بغداد تھا دجلے کے دونون طرف یہہ ملک واقع ہے ۵۴ کارتھاجینا افریقہ نامی گرامی شہر جو حسن بن نعمان کے ہاتھون فتح ہوا تھا ۵۵ افریقیہ جس کو اہل عرب حبش کہتے ہین ۵۶ مصر جو افریقہ مین ہے ۵۷ علامۂ ابن یونس مصری جو مصر مین رصد حاکمی کا صاحب رصد تھا ۵۸ قیروان افریقہ کا مشہور شہر جو مسلمانون کے عہد مین ایک دارالعلم تھا ۵۹ خلفاے عباسیہ کو با اعتبار سلطنت اور علم کے جو فضیلت ہے وہ اسلامی سلاطین کے کسی طبقے کو کم ہے۔

کاش ترکی[51] جاہ و حشمت کو بھلادی حافظہ

وہ نظامیہ[52] کا حسن انتظام آئے نہ یاد — جو بہت چمکا تھا نوریہ[53] کا نام آئے نہ یاد

صاحبیہ[54] کا وہ جوش فیض عام آئے نہ یاد — حشر تک مستنصریہ[55] کا مقام آئے نہ یاد

سلسلہ تعلیم کا چھوٹا تو چھوٹا یا نصیب

آسرا تہذیب کا ٹوٹا تو ٹوٹا یا نصیب

کیا ہوئی تفسیر زاہد[56] اور رازی[57] پر تمام — کیا محمد[58] پر ہوا بس ختم جراحی کا نام

عہد ہارون[59] پر ہوا کیا علم دین کا اختتام — فلسفی بننا تھا کیا صرف ایک مامون[60] ہی کا کام

[51] ترکی سے مراد خاندان عثمانیہ ہے جس کے سلسلے کے ساتوین سلطان محمد خان ثانی نے بستم[20] جمادی الاولی ۸۵۷ھ یعنی ۱۴۵۳ء مین بڑی خونریز جنگ کے بعد قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا۔ اسنے اپنے عہد مین بارہ[12] سلاطین کے ممالک اور دوسو[200] قلعے فتح کئے تھے [52] نظامیہ نظام الملک طوسی کے مدارس جو اصفہان۔ ہرات۔ نیشاپور۔ بغداد اور بصرے مین تھے۔

[53] نوریہ شہر موصل مین نورالدین ارسلان شاہ کا مدرسہ تھا [54] صاحبیہ قاہرہ مین صفی الدین کا قایم کیا ہوا مدرسہ تھا [55] مستنصریہ بغداد مین خلیفہ مستنصر باللہ کا مدرسہ تھا [56] امام زاہد جنکی تفسیر سو جلدون مین لکھی گئی [57] امام فخرالدین رازی صاحب تفسیر کبیر [58] حکیم محمد رازی جسنے پہلا عمل جراحی یہہ کیا کہ خناق کے بیمار کا حلق چیر کے نلی لگا دی تھی [59] خلیفہ ہارون رشید عباسی [60] خلیفہ مامون رشید عباسی۔

ابن رُشد[51] اب کون ابن زہر[52] ہم مین کون ہے
بوحنیفہ[53] فہم مین سعدی[54] قلم مین کون ہے

کون ہے یحییٰ[55] سا فاضل خوش نصیب آخر کہو
کون ہے شیخ الرئیس[57] ایسا طبیب آخر کہو

کون تم مین عامرہ[56] سا ہی ادیب آخر کہو
کون ہے عبدالملک[58] ابن حبیب آخر کہو

کانِ علم اب بہی ہے کیا کوفی[59] مین گھر گھر کی زمین
کیا ہے کشاف رموز اب بہی زمخشر[60] کی زمین

ہوکے مفلس بیٹہی ہم دولت کی کہیتی گوڑکر
جستجوئے علم چہوڑی پانون اپنے توڑکر

مُنہ کی کہائین جس سے کچھ مانگین کبہی مُنہ پہوڑکر
گھر کے کونی ہین پڑے میدان کوفہ[61] چہوڑکر

[51] حکیم ابن رشد جسنے ارسطو کی کتابون کو چہتارا آج سے دوسو برس پہلے اٹلی کی تعلیم گاہون مین بجاے ارسطو کے اسی ابن رشد کی فلسفہ پڑہائی جاتی تہی [52] ابن زہر اندلس مین دو نامی گرامی حکیم گذرے ہین ایک عبدالملک ابن زہر جسنے سنہ ۵۵۸ھ مین انتقال کیا دوسرا اسی خاندان کا ابوبکر ابن زہر جو نوی برس کی عمر پاکے سنہ ۵۹۶ھ مین انتقال کر گیا [53] امام عالی مقام ابوحنیفہ کوفی جنسے گویا فقہ کی جڑ قایم ہوئی [54] شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی [55] یحییٰ ابن حاکم اندلسی فاضل۔ قابل۔ شاعر۔ پولٹشین۔ سنہ ۱۵۶ھ مین پیدا ہوا اور نوے برس کی عمر پاکے سنہ ۲۵۰ھ مین اسنے انتقال کیا [56] ابوالفضل عامرہ بن عبدالرحمن اسپین کا بے مثل فاضل اور ادیب جسنے سنہ ۲۳۸ھ مین انتقال کیا [57] شیخ الرئیس بوعلی سینا [58] عبدالملک بن حبیب اندلسی علم و فضل مین وحید عصر جسنے سنہ ۲۳۸ھ مین انتقال کیا [59] دارالعلم کوفہ جسکی سرزمین سے امام اعظم ابوحنیفہؒ پیدا ہوے [60] زمخشر خراسان کے شمال مین ملک خوارزم کا شہر جو علامہ جاراللہ صاحب تفسیر کشّاف کا مولد و مسکن تہا [61] میدان سنجار کے بعد میدان کوفہ مین مامون رشید کے حکم سے مہندسین اسلام نے جمع ہوکر کرۂ ارض کی پیمایش کی تہی۔

کل تو ہم محنت مین سب سے بڑہکی تہی کاہل ہین آج
کل تو حل عقدے مجسطی[۵۱] کے کیئے جاہل ہین آج

کہو گیا کیا علم ڈہونڈہے سے کوئی پاتا ہی نہین
کیا ہنر اب سیکھنے والے کو آتا ہی نہین

فہم کو کیا ہیچ اب دنیا مین لاتا ہی نہین
کیا خدا انسان اب ہم کو بناتا ہی نہین

ذہن جس کا نام ہے شاید زمانے مین نہ ہو
حافظہ شاید خدا کے کارخانے مین نہ ہو

کرتے تہے بڑہ بڑہ کے کل ہم بحر و بر کا انتظام
کل تو تہا آسان ہم کو عمر بہر کا انتظام

آج کر سکتے نہین کچہ اپنے گہر کا انتظام
آج مشکل ہے پہر یا دو پہر کا انتظام

ہاتہہ چلتے ہی نہین اب کام چلتا ہی نہین
پانون چلتے ہی نہین اب نام چلتا ہی نہین

کی ترقی اس قدر ہمنے کہ بیدم ہو گئے
ہم پہ کیا بیتی جب اسبابِ ترقی کہو گئے

منزلین طے کرتے کرتے تہک کے آخر سو گئی
ہنسنے والے ہنس گئے اور رونیوالے رو گئی

لٹ گئے ہم ہند مین پہوٹے کے بالونکی طرح
گہٹ گئے ہم ہند مین اپنے کمالونکی طرح

آ گئے ٹٹنے ہند مین اچہی پہلے کا ہیکو ہم
کیون گرایا تو نے او قسمت کہیلے کا ہیکو ہم

آ گئے دو دن کے لئے بہولے بہلے کا ہیکو ہم
دن نہ تہی سورج نہ تہے چڑہ کر ڈہلے کا ہیکو ہم

[۵۱] مجسطی علم ریاضی مین حکیم بطلیموس کی کتاب جسکی شرح خواجہ نصیر الدین محقق طوسی نے کی۔

تھا بگڑنا ہی جو بنکر پھر بنے ہم کس لئے
آپ ہی کھائی شکست اتنا تنے ہم کس لئے

ایک دن وہ تھا کہ ہم ساری جہان مین ورر[51] رہے
ایک دن وہ تھا کہ اقریطش[52] مین چڑہ بڑہکر رہے

ایک دن یہہ ہی کہ جس جا اب رہی دو و بہر رہے
ایک دن یہہ ہے کہ سناٹا ہے گویا مر رہے

ایک دن وہ تھا کہ ہم گرجے کہین برسے کہین
ایک دن یہہ ہی کہ ہم روئے کہین ترسے کہین

ظلم جب سیکھے تو خلقت ہم سے عاری ہو گئی
سخت ڈاوان ڈول جب نیت ہماری ہو گئی

جبر سے راحت بدلکر بیقراری ہو گئی
منتقل اور ون پہ شانِ تاجداری ہو گئے

تشنگی خلقِ خدا کے خون پینے سے بہلی
سچ تو یہہ ہے موت ظالم بنکے جینے سے بہلی

شامت آئی ہم ہوی آخر عدو کی جان عدل
اب کہان دہلی کہان دیوان خاص[53] اور شان عدل

جتنی خودرائی بڑہی اتنا گھٹا سامان عدل
ہو گئی آنکھوں نکے پلون مین سبک میزان عدل[54]

قہر حق نازل ہوا گم جب دیانت ہمنے کی
چھن گئی ہمسے امانت جب خیانت ہمنے کی

[51] وررہنا غالب رہنا [52] جزیرہ اقریطش جسکو خلیفہ مامون رشید کے عہد مین ابو حفص اندلسی نے فتح کیا تھا۔
[53] دیوان خاص شاہجہان کا مشہور محل جو آج کل کے ہوس آف لارڈس کے مثل تھا [54] میزان عدل قلعہ دہلی
کی ایک عمارت جو شاہجہان کی بنوائی ہوئی ہے اور جسکے کمرے کے ایک دروازے پر سنگ مرمر کی ترازو میزان عدل کی نام سے بنی ہے

اب ہمارے واسطے کچھ یون ہے شامت باڑھ پر
ہر طرف سے ہے خرابی کی علامت باڑھ پر
لیکے دنیامین جہنم ہو جیسے قامت باڑھ پر
کاش آجائے کبھی بحر ندامت باڑھ پر

مٹ گئے ہم وہ ہنر وہ علم اور وہ فن گیا
نجم اقبال اس قدر چمکا کہ بجلی بن گیا

باولے پھرتی ہین ہم دن بھر کہین شب بھر کہین
چین سی جان آشنا دن بھر نہین شب بھر نہین
ناپتے پھرتے ہین ہم دن بھر زمین شب بھر زمین
درد مین دل مبتلا دن بھر حزین شب بھر حزین

کچھ بلائین گھر مین کچھ گھر کے ادہر گھر کے ادہر
آفتین کچھ سر پہ کچھ سر کے ادہر سر کے ادہر

صبر او قسمت کہ تو بنکر بگڑنے ہی کو تھی
جو مصیبت تھی مقدر مین وہ پڑنے ہی کو تھی
کاہلی تو مفلسی کی ڈہول جڑنے ہی کو تھی
بسکے پھر اسلام کی بستی اجڑنے ہی کو تھی

او خرابی کیا زمانے مین ہین گھر والے ہمین
خلق مین او در دہین شاید جگر والے ہمین

علم بچھڑا مال بچھڑا ہم اکیلے رہ گئے
زر کے توڑے اب کہان گننے کو دہیلے رہ گئے
سب تو بچھڑے مفلسی کے ہم پہ ریلے رہ گئے
تھے جہان اونچے محل وان چند ڈہیلے رہ گئے

جوش دل ہی مین نہین ہے ہوش سر ہی مین نہین
چین گھر ہی مین ہمین کیا ملک بھر ہی مین نہین

ہوکے اونچی یون گرے ہم جیسی آندہی کا غبار
چڑہکے یون اترے کہ آیا باد دریا کا اتار

بنکے پھر مٹنا ہوا مانند نقش پاشعار | بڑہکے پھر گھٹنے مین کرلی عمر کی چال اختیار

خاک پر یون گر پڑی ہم جسطرح شبنم گرے
یا ٹپک کر جیسے اشک دیدۂ پرنم گرے

بنکے مٹنی مین ہین جیسے ہم حباب ایسا نہین | بے ثباتی بول اُٹھے خود نقش آب ایسا نہین
جیسے ہم ناپایداری مین ہین خواب ایسا نہین | منہ پہ کہدی آئنہ ہان ہان شباب ایسا نہین

سرنہ جھکر کہائے ہمسے بڑہکے ہم بڑہ کر رہین
جسکو جھکر لگّا ہے اسی سر کی قسم بڑہ کر رہین

یہہ ہے دنیا اسمین لوگ اکثر بنے اکثر مٹے | خلق نے دیکھا اُنہین جو گھر بنے جو گھر مٹے
کیا کہین منھ سے کہ ہم کیونکر بنے کیونکر مٹے | اسطرح اہل جہان کمتر بنے کمتر مٹے

لٹ گئے ہم اور پھر لٹنے کے قابل ہین ابھی
گھٹ گئے ہم اور پھر گھٹنے پہ مائل ہین ابھی

پہلے ہم چمکے جہانمین اب تو ہم مین کچھ نہین | جیسے بجلی دم مین چمکی اور دم مین کچھ نہین
زور اب سیر و سیاحت کا قدم مین کچھ نہین | کچھ نہین تحریر کی قوت قلم مین کچھ نہین

ہم زمانے مین ہوئے بہتر کبھی بدتر کبھی
ناؤ پر گاڑی کبھی ہے ناؤ گاڑی پر کبھی

مہربان ہے آج کل اکثر جنون اکثر بلا | ایک قوم اور حد سی کچھ بڑہ کر جنون بڑہکر بلا
رات اور دن کی روش گھر گھر جنون گھر گھر بلا | سر کے بالونکی طرح سر پر جنون سر پر بلا

ہم ہین غم سے تنگ ہم کو غم سے چھٹکارا نہین
غم ہے ہم سے تنگ غم کو ہم سے چھٹکارا نہین

خوار ہین چارون طرف ہم مبتذل چارونطرف
لا رہا ہی پیچ مین قسمت کا بل چارون طرف

ہمکو کانٹے ملتے ہین اور ونکو پہل چارونطرف
بیکسی ہی بیکسی ہے آج کل چارون طرف

ارد گرد اکثر بلائین رہتی ہین گھیرے ہوے
چین منہ پہیری ہوے ہی عیش منہ پہیرے ہوے

ایسے اگتائی کہ جی سے ہاتھ دہوئے بیٹھے ہین
جہل ہی بس اپنے حق مین آپ بوئی بیٹھی ہین

دیکھہ لینا ایک دن آنکھونکو روئے بیٹھی ہین
لائے تھی کل جو ہم اسکو آج کھوئے بیٹھے ہین

ہے اجاڑ افسوس باغِ علم اسلام آج کل
ٹمٹماتا ہے چراغِ علم اسلام آج کل

وہ ترقی کیا ہوئی وہ شان وشوکت کیا ہوئی
ناز کے قابل تھے ہم جس سی وہ دولت کیا ہوئے

وہ امنگین وہ ترنگین وہ طبیعت کیا ہوئی
پاک تھی جو بڑھکے زمزم سے وہ نیت کیا ہوئی

کہنے والے جو کہین کہنے ہی دو کہتے رہین
قوم والے دکھہ سہین سہنے ہی دو سہتے رہین

ہاتھہ ہین ہوسنے کو دو بیکار ہیہ بیکار وہ
علم اور اسپر عمل دشوار ہیہ دشوار وہ

پانون ہین کہنے کو دو ناچار ہیہ ناچار وہ
بیکسی اور مفلسی آزار ہیہ آزار وہ

دونون پہلو درد کی ہین درد ادہر ہی درد ادہر

گال دو ہین جنکی رنگت زرد ادہر ہے زرد آدہر

پہرتے ہین برباد ہم محتاج ہین گہر گر پڑے
اوج تہا سبز تہے لیکن زمین پر گر پڑے

اوس ہم پر پڑ گئی چہت گر پڑی در گر پڑے
شاخ سے جسطرح پتا خشک ہو کر گر پڑے

ہاتھ بہی ہین پانون بہی ہین ہل نہین سکتے مگر
پہل تو ہین پیڑون مین ہمکو مل نہین سکتے مگر

اب کسی گنتی مین آئین اقتدار اتنا نہین
لوگ سچا ہم کو سمجہین اعتبار اتنا نہین

حسرتین دل کی نکالین اختیار اتنا نہین
لڑکھڑاتے سی سنبہالے کوئی یار اتنا نہین

جو اُچہالے اوج تک ہمکو وہ طاقت چل بسی
جسکے چلتے نام چمکے وہ لیاقت چل بسی

پست رہنا چاہیئے یا کچھ اُبہرنا چاہیئے
یاس کہتی ہے اجل کے گہاٹ اترنا چاہیئے

کیا ہمین کچہہ فیصلہ اس کا نہ کرنا چاہیئے
کل کے مرتے آجہی بے موت مرنا چاہیئے

کاہلی سمجہاتی ہے اُٹھنے پہ تمکو ہٹ ہی کیون
مر کے اُٹھ لینا کسی دن اتنی گہبراہٹ ہی کیون

خاک اوٹھے کوئی اگر دردِ جگر اُٹھنے نہ دے
ناتوانی روک لے درد کمر اُٹھنے نہ دے

سر جو تکئے سے اُٹھائے دردِ سر اُٹھنی نہ دے
دل کہے اُٹھنے کو دردِ دل مگر اُٹھنے نہ دے

عیش کا سرمایہ سیلاب بلا سے بہہ گیا
دردہی درداب مسلمانونکے پلے رہ گیا

دل ہے تو ہے رات دن بیمار غم بیمار رنج
جی ہے تو ہے جی کا روگ آزار غم آزار رنج

بخت کے حصے مین ہے یا بار غم یا بار رنج
عمر کی قسمت مین ہے انبار غم انبار رنج

تنگ دستی غم کی جڑ ہے تنگ دستی رنج کی
ہمسے ہستی غم کی ہے اور ہمسے ہستی رنج کی

کیا بنے ہین زار اور ناچار ہونے ہی کو ہم
کیا ہین دنیا مین فقط بیکار ہونے ہی کو ہم

کیا جہان مین عمر لائے خوار ہونے ہی کو ہم
کیا ہوئے پیدا زمین پر بار ہونے ہی کو ہم

کیا ہماری ہی دعاؤن سے اثر کو بیر ہے
کیا ہماری ہی تمناون سے زر کو بیر ہے

کیا خدا نے سر کیا پیدا پٹکنے کے لئے
کیا زبان بخشی فقط بیہودہ بکنے کے لئے

کیا کلیجے کو بنایا صرف پکنے کے لئے
کیا دیا ہے دل کو سینے مین دھڑکنے کے لئے

کیا ہماری ہی ضرورت سے جہانمین غم بنا
کیا ہماری ہی لئے حسرت بنی ماتم بنا

کیا ہمین ہین بس بشر دنیا مین او شر کچھہ تو سوچ
کیا ہمین چکر مین رہنے کو ہین چکر کچھہ تو سوچ

کیا ہمین ہین ظلم کو چرخ ستمگر کچھہ تو سوچ
کیا ہمین ہین یون ہٹانے کو مقدر کچھہ تو سوچ

دل کو درد دل کا دکھ ہی سر کو درد سر کا دکھ
دل کو دنیا بھر کا دکھ سر کو خدائی بھر کا دکھ

عقل مین تاثیر جہل اب ہی کہان تاثیر علم
روبرو تصویر جہل اب ہے کہان تصویر علم

فکر کو تدبیر جہل اب سے ہے کہان تدبیر علم
قوم کو توقیر جہل اب سے ہے کہان توقیر علم

خاک ہو آرام سے ہے آزار اِدھر آزار اُدہر
پیچ ہین اسلام سے ہے ادبار اِدہر ادبار اُدہر

بیکس آخر یہہ مسلمان کب ہوئی کیونکر ہوئے
کیا پڑی اُفتاد حیران کب ہوئی کیونکر ہوئے

آئی کون آفت پریشان کب ہوئی کیونکر ہوئے
کب ہوئی سرگشتہ ہان ہان کب ہوئی کیونکر ہوئے

راہ حق سے جب ہٹے تب سر پہ شامت آگئی
کیا قیامت ہی کہ جیتے جی قیامت آگئی

ابتو بندے ہین خدا کی گھر سے منہ پھیری ہوے
مذہب اسلام ہی کے در سے منہ پھیرے ہوے

وہ کلام خالق اکبر سے منہ پھیرے ہوے
یہہ حدیث پاک پیغمبر سے منہ پھیرے ہوے

سر جھکے رہتے تھی جو سجدو مین اب جھکتے نہین
دل رُکے رہتی تہی جو عیبون سے اب رُکتی نہین

اب تو رنگ مے پرستی کوئی ہمسے سیکھہ جای
اب تو شغل فاقہ مستی کوئی ہمسے سیکھہ جای

اب تو طرز تنگدستی کوئی ہمسے سیکھہ جاے
اب تو فکر راہ پستی کوئی ہمسے سیکھہ جای

اب تو ہم ہین اوج کے انداز کو بھولے ہوئے
اب تو ہم ہین مرد اور شیراز کو بھولے ہوئے

اب تو ان آنکھون نے کیا خوب دیکھا رات دن
اب تو اس تقدیر مین ہی خوش ہونا رات دن

اب تو ہم ہین اور اُجڑے گھر کا کونا رات دن
اب تو تن ہے اور گدڑی کا بچھونا رات دن

اب تو دکھ ہی اور دکھ ایسا کہ کٹتا ہی نہین
اب تو غم ہے اور غم ایسا کہ ہٹتا ہی نہین

جہل تھا وحشت کی قابل جس سی وحشت اب نہین
عیب تھا نفرت کی قابل جس سی نفرت اب نہین
علم تھا عزت کی قابل جس کی عزت اب نہین
مکر تھا حیرت کی قابل جس پہ حیرت اب نہین

عار کے لائق حسد تھا پہلی اب وہ خوب ہے
کینہ ہم لوگو مین بد تھا پہلے اب مرغوب ہے

تھی کبھی وہ دن کہ تھا مہمان نوازی کا خیال
اب اگر کچھ ہی تو ہان ہے فتنہ سازی کا خیال
تھے کبھی وہ دن کہ تھا دین حجازی کا خیال
گنجفے کی تاش کی چوسر کی بازی کا خیال

فعل جو جایز نہ تھا جائز ہوا ہے آج کل
کھیل بائین ہاتھ کا گویا جوا ہے آج کل

غم نہین کچھ دل جو ہی غمناک تو یونہی سہی
جسم پر میلی ہوئی پوشاک تو یونہی سہی
بدلے نعمت کی ہی منہ مین خاک تو یونہی سہی
وہ بھی چھلنی سی جو ہی صد چاک تو یونہی سہی

جہل ادہر آیا اُدہر آئی تباہی کیا کرین
سر منڈاتے ہی پڑے اولے الٰہی کیا کرین

بھیک سے افلاس کی حالت بدل سکتی نہین
بیکسی مین قوم کوئی چال چل سکتی نہین
ٹوٹکون سی موت کو ٹالو تو ٹل سکتی نہین
جسم سی جب جان نکلی نبض اُچھل سکتی نہین

سب نے چھوڑا ساتھ کاش اوصبر تو ہی مان لے

ہم تجھے پہچان لین اور تو ہمین پہچان لے

ان کو چادر تن چھپانے کے لئے ملتی نہین — اُن کو کملی تک بچھانے کے لئے ملتی نہین

پیٹ بھر روٹی بھی کھانے کے لئے ملتی نہین — فیس لڑکونکے پڑھانے کے لئے ملتی نہین

بیحیائی کا یہہ جینا اے خدا کتنے دنون

فاقہ کش کب تک بلا مین مبتلا کتنے دنون

چار پیسے مانگ لائین گھر کا دہندا تب چلے — اِسکے صدقے دن چلی اور اُسکے صدقے شب چلے

مانگے جانچے کام کب تک دیس مین یارب چلے — رحم کر تو ورنہ دنیا سے مسلمان اب چلے

ہم نہین کہتے کہ ہمکو ساری دنیا ہی ملے

ہمسے جتنا چھن گیا ہے صرف اُتنا ہی ملے

کیا یہہ سمجھے تھی کہ ہم یون ناتوان ہوجائینگے — سب ہماری کارنامی بی نشان ہوجائینگے

بے قلم ہوجائینگے ہم بے زبان ہوجائینگے — مفت مین علم و عمل سب رائگان ہوجائینگے

کیا یہہ سمجھی تھی جہان مین چند دن کی ساکھ ہے

چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ہے

خود مزاج اپنا نہ جانین اب تو حکمت ہی یہی — کوڑیون کے مول ہی عزت تجارت ہی یہی

رات دن چکر رہے ہمکو سیاحت ہے یہی — آئینے مین مُنہ کو دیکھین علم ہیئت ہے یہی

کوئی گردن ناپ دی علم مساحت ہے تو یہہ

اپنی حق مین بوئین ہم کانٹی فلاحت ہے تو یہہ

سر کا زانو سے اٹھانا بس یہہ ہی جر ثقیل
جہل ہی مذہب یہ ہنسنا فلسفیہ کی دلیل

اپنی صورت کا نظارہ سیر دنیا کی سبیل
لخ حباب بحر احمر مانگ موج رود نیل

کان افلاطون کے کاٹین لکہہ نہ آئی نام تک
قوشجی[۱] پر چوٹ فہم اپنا نہ پہوںچے یام تک

رات دن خلقت ہی شر مین رات دن خلقت مین شر
رات دن گہر مین ہی جہگڑا رات دن جہگڑے ہین گہر

رات دن زحمت سے ڈر کی رات دن زحمت کا ڈر
رات دن چکر ہی سر مین رات دن چکر مین سر

دل ہی دکھ مین دکھ ہی دلمین جان پائی جین خاک
ہم ہین غم مین غم ہی ہم مین ہاتھہ آئی چین خاک

پیکے سے رستے مین ہمکو لڑکھڑانا فخر ہے
کر کے وعدہ ایک پل مین بہول جانا فخر ہی

دین کا دولت کا عزت کا مٹانا فخر ہے
گالیان کہانا بھلا ہے مار کھانا فخر ہے

ہتھکنڈے ہی ساری بری چالین بری باتین برے
کیا برا جینا ہی جسکی دن برے راتین برے

یہہ ادہر پیتی ہین چانڈو وہ ادہر پیتی ہین بنگ
یہہ لڑاتی ہین بٹیر اور وہ لڑاتے ہین پتنگ

انمین ہی بیسود صحبت انمین ہے بیکار جنگ
انکے چلتی گہر مین آفت آنکے ماری خلق تنگ

انکی خونا قص نوآن کی ہت نرالی دیکھیئے
ان کو بے پروا تو ان کو لاابالی دیکھیئے

[۱] علامہ قوشجی۔

چلتی ہے لطف و محبت کی ہوا دو چار دن
خوش اگر دو چار دن ہین تو خفا دو چار دن

آشنا رہتے ہین باہم آشنا دو چار دن
با وفا دو چار دن ہین بے وفا دو چار دن

کیا دو رنگی ہی گئی ہی گویا طبیعت دہوپ چہانون
بلکہ رنگت کے تغیر سے ہی صورت دہوپ چہانون

جہل کی حد بیخودی کی انتہا کچھ بہی نہین
جہوٹی باتین خوب سن لو مدعا کچھ بہی نہین

قوم پر آئی بلا فکر بلا کچھ بہی نہین
ڈہول کے اندر ہی پول اسکے سوا کچھ بہی نہین

ولولے عیبونکے بس جی مین رہین جو ہو سو ہو
اپنی پانچون انگلیان گہی مین رہین جو ہو سو ہو

دو مین رنجش ہو تو ہم ان کو لڑا دین اور بہی
گہر رہا ہو گہر جو مفلس کا تو ڈہا دین اور بہی

آگ بہڑکی ہو تو فتنے کی ہوا دین اور بہی
جو گرے کچھ ٹہوکرین اسکے لگا دین اور بہی

کوئی مارے دکہ کی روئے انہہ بلا سے ہمکو کیا
کوئی جی فاقون سے کہوئی انہہ بلا سے ہمکو کیا

یہہ اسی دی گالیان اور وہ اسی دی گالیان
کچھ جو پلے ہو تو ہون ہم بزم گانے والیان

یہہ اڑائی قہقہہ اور وہ بجائے تالیان
اسکو دین سونے کے کنگن اسکو پتے بالیان

قوم کا جب نام آئے کچھ نہ دین مفلس بنین
خیر سے بہرے بنین گونگے بنین بحس بنین

ہم ہین غافل گردش ایام کی پروا نہین
صبح کی پروا نہین کچھ شام کی پروا نہین

کام کی پروا نہین سے ہے نام کی پروا نہین
قوم کی پروا نہین اسلام کی پروا نہین

سلسلہ توقیر کا ٹوٹا تو ٹوٹا ہی رہے
حوصلہ تدبیر کا چھوٹا تو چھوٹا ہی رہے

کب سنے کبھی تو مجبور و نکے حالات آپنے
بھیک ہی دیدی تو گویا کی ٹری بات آپنے
کس غرض والے سی کی ہنسکر ملاقات آپنے
گور پر حاتم کی بڑہ کر ماردی لات آپ نے

شکل سایل دیکھہ کر بھنون پر شکن پڑنے لگی
آگیا غصہ نظر بدلی زبان لڑنے لگی

لوگ آخر خوار کیونکر ہوتے ہین یون جیسی ہم
وقت دنیا دار کیونکر کہوتے ہین یون جیسے ہم
بیکس اور ناچار کیونکر روتی ہین یون جیسے ہم
رات دن بیکار کیونکر سوتے ہین یون جیسی ہم

کسطرح چھپایا ہے ہمپر غم یہہ ہم سے پوچھئے
مرتے ہین بے موت کیونکر ہم یہہ غم سے پوچھئی

مال و دولت کے لئے اکثر کوتا کالے لیا
دم پہ گر عورت چڑہی زیور کوتا کالے لیا
اہل زر پر جال ڈالا زر کوتا کالے لیا
ہے اگر بیکس پڑوسی گھر کوتا کالے لیا

اسکو موسا اُسکو لوٹا دیکے جل پہ چلتے ہوئے
گہات پر تنکا نہ چھوڑا لیکے کل چلتے ہوئے

کچھہ ملے ہی گا چلو محتاج بناتے ہی سہی
خیر جی جھوٹی گواہی کے بہانے ہی سہی
ایک روٹی ہی سہی تھوڑی سی دانی ہی سہی
کیا حلف کچھ بوجھہ ہی دو چار آنے ہی سہی

لو مسافر بنکے کچھ قصدِ وطن کے نام سے
گھر مین مردہ کہہ کے کچھ اینٹھو کفن کے نام سے

کم نہین تپہر سے یون کانون کو نام افلاس کا
خرچ کی کثرت سے تنگنی ہے سلام افلاس کا

لوگ خود کرتے ہین لیکن اہتمام افلاس کا
بیاہ شادی خیر سے پورا پیام افلاس کا

کھل گئے توڑون کے مُنہ کچھ غم نہین ہی زرمٹی
آبرو جاتے ہے مٹی دنیا مین چاہی گھر مٹے

دس کی آمد بیس کا ہے خرچ پہر کیونکر بنے
کیمیا کی چاٹ مین گو بیوقوف اکثر بنے

کیمیا سیکہین تو گھر مین بیٹھے بیٹھے زر بنے
رحس نہین اسپر بہی کچھ کنکر بنے پتھر بنے

جال دم دہا گے کا ڈالا اِسنے زیور لے اُڑا
اُسنے آکر چال کی چکمہ دیا زر لے اُڑا

کیمیا یورپ مین کیا ہے بیخبر واقف نہین
نام کس شئے کا ہے صنعت قوم بہر واقف نہین

کسطرح بنتی ہین سب چیزین نظر واقف نہین
ہے ضرورت واقفیت کی مگر واقف نہین

اسقدر لوہے کی کیون قیمت ہے اسکی کیا خبر
کسقدر اسٹیم مین طاقت ہے اس کی کیا خبر

سیر سے مطلب تجارت سی غرض کیا ہی یہان
ہو جو استغنا تو گھر مین لطف دنیا ہی یہان

بیٹھے بیٹھے یہ جبینون کا تماشا ہے یہان
من جو چنگا ہو کٹھوتی ہی مین گنگا ہے یہان

خود مٹے بدنام کیون ناحق زمانا ہو گیا

اونگھتے کو ٹھیلنے کا اک بہانا ہو گیا

رات دن غم رات دن آزار اب کیسی بنے
رنج ہر دم ہر گھڑی ادبار اب کیسی بنے

آنکھہ پُر نم اور دل بیمار اب کیسی بنے
گھٹ گئے ہم بڑھ گئے اغیار اب کیسی بنے

وضع ہے تو لاابالی عقل سے ہے تو سر سے دور
جیب ہے تو زر سے خالی ہاتھ ہے تو زر سے دور

گھر سے باہر دو دن کی لین گھر مین کہائین ساگ ہم
فاقہ مستی مین بہی کیا کیا الا رہے ہین راگ ہم

کوئی سمجھائی تو ہون غصے کی ماری آگ ہم
بس لنگوٹے ہی بین اپنی کہیلتی ہین پہاگ ہم

کاہلی آخر نہ کوئی راگ لائے تو سہی
ناچ تنگی کا نہ مجبوری نچائے تو سہی

قوم والے لیٹی ہین غافل اُبھرتی ہی نہین
فائدہ جس گہاٹ ہو اُس گہاٹ اُترتی ہی نہین

ایسے بگڑے ہین کہ بد قسمت سنورتی ہی نہین
پڑ گئی پہوٹ اتفاق آپس مین کرتی ہی نہین

جس طرف کی تان سنئے اک نرالا راگ ہے
شوق اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے

روئین کیون ہم قوم اگر دنیا مین ہمت ہی کرین
کیون ہین فاقون جو حاصل کوئی دولت ہی کرے

کاہلی کا داغ مٹ جائے جو محنت ہی کرے
نوکری جسکو نہ ہاتھہ آئے تجارت ہی کرے

عقل کیچپی پڑے ہین ہم تو پیچھے پہاڑ کے
یان عقیدہ ہی نہ دیتا ہے پیمبر پہاڑ کے

گھیرے ہی جوش تعصب کون سمجھائی کیسے
قوم تو غافل ہے دنیا کو کوئی دکھلائے کیسے

باولے لاکھون ہین کوئی راہ پر لائے کیسے
بے پڑھے علم اور بے سیکھے ہنر آئے کیسے

جہل پہیلا ہے یہہ آفت ڈہا ہی جائیگا حضور
دودہ ہونٹون پر چہٹی کا آہی جائیگا حضور

چل نہین سکتی ہین پیشے پیشہ ور نادان ہین
لندن اور پیرس کی ان کو کیا خبر نادان ہین

بنتے ہین تاجر تجارت سے مگر نادان ہین
گھر کے گھر جاہل پڑی ہین گھر کی گھر نادان ہین

دن کو ہہولین شب کی چال اور شب کو ہہولین دنکی چال
خاک ہو پہر ایسی نادانون کو یاد انجمؔ کی چال

جہل سے آئی ہے مذہب پر تباہی آج کل
چشم بد دور اوج پر ہے بدنگاہی آج کل

ہے گناہون مین شمار بیگناہی آج کل
گیروی کپڑون پہ ہے اعزاز شاہی آج کل

قبر کا سجدہ عبادت ہی زمانے کے لئے
بت پرستی دین ہے دنیا کمانے کے لئے

ہو کے حاجی زمزمی دینے کو لاتا ہے کوئی
کہکے فاضل اپنا اعلی حق جتاتا ہے کوئی

لیکے اک کنٹھا مجاور بن کے آتا ہے کوئی
پیر زادہ بنکے روٹی مانگ کہاتا ہی کوئی

کچھ لکیرین کہینچ لین کاغذ پہ عامل بن گئے
سہل لٹکا ہے کہ ہو حق کرکے کامل بن گئے

علم تھا کیا بیشتر جہل مرکب ہی کا نام

دین تہا دنیا مین کیا دنیا کے مطلب ہی کا نام

کیا تصوف تھا خلاف شرع مذہب ہی کا نام | اندنون کیطرح کیا صوفی تھا لبلب ہی کا نام

کیا جنید اور شیخ اکبر صوفی کامل نہ تھے
کیا غزالی اور بسطامی کچھ اہل دل نہ تھے

حکم ملّا کا ہے ہم کو خوار رہنا چاہیئے | بس تعصب کے لئے طیار رہنا چاہیئے
علم دنیا سے بہت بیزار رہنا چاہیئے | کچھ نہ کرنا چاہیئے بیکار رہنا چاہیئے

مانگے جانیچے کچھ نہ کچھ تکلیف گھٹ ہی جائیگی
دن گذر ہی جائینگے اور عمر کٹ ہی جائیگی

دین کی عزت کا کھونا ہی تو ہے اسلام کیون ؟ | آبرو سے ہاتھ دھونا ہی تو ہے اسلام کیون ؟
رات دن فاقون سے رونا ہی تو ہے اسلام کیون ؟ | بیکس اور محتاج ہونا ہی تو ہے اسلام کیون ؟

تیرہ بختی کیا گھٹا اللہ کی رحمت کی ہے ؟
مفلسی دنیا کی کیا کنجی در جنت کی ہے ؟

کفر کے فتوی کا ڈر ہی کھوئے جنت کوئی کیون | شرط ایمان مفلسی ہے چاہیے دولت کوئی کیون
علم دنیا پڑھ کے لے دنیا کی عزت کوئی کیون | جاے کیون واشنگٹن کو سیکھے صنعت کوئی کیون

علم یورپ کفر ہے اور منطق یونان درست
ہنسکے چپکی سے کہہ دیتے ہین ہم بھی ہان درست

شان شہزادون کی دیکھو تو نرالی ہی ملے | عقل اُلٹی ہی تو حالت لااُبالی ہی ملے
وقت سی شئے کو طبیعت کھونیوالی ہی ملے | علم یا اخلاق یا فن سب سے خالی ہی ملے

جہل سے ہے انکے گھر مین چھاؤنی ڈالے ہوئے
ہین یہہ غافل کاہلی کی گود کے پالے ہوئے

سر ہوا اور ٹوپی ہو بانکی سر کا حاصل ہی تو یہ
در سے اٹھکے جای رنڈی در کا حاصل ہی تو یہ

زر سے پیدا ہو خرابی زر کا حاصل ہے تو یہ
گھر مین ہو ناچ اور گانا گھر کا حاصل ہی تو یہ

لب ہون اور دن بہر نہی ہو حاصلِ لب ہے یہی
شب کو بزمِ میکشی ہو حاصلِ شب ہے یہی

رات دن ارمانِ راحت رات دن ارمانِ عیش
تن ادہر خواہانِ راحت دل ادہر خواہانِ عیش

اسطرف سامانِ راحت اسطرف سامانِ عیش
راحت انکی جان راحت عیش انکا جانِ عیش

لو حسینون کے تِلونکی تِل اگر گالون مین ہین
انکا دل گھونگھر مین ہی گھونگھر اگر بالون مین ہین

تھا چلن ٹکسال باہر جس سے دولت اڑ گئی
کل جڑہی کچھے گھڑے کی آج نخوت اڑ گئی

پڑ گئے غیرت کے آخر گھر سے غیرت اڑ گئی
قرض کی ڈگری کے ڈر سے منہ کی رنگت اڑ گئی

بگھیون پر جو نظر آتے تھے کل اکڑے ہوے
آج چپ چپ بیٹھے ہین کونی مین سر پکڑے ہوے

رہتے ہین نواب دن اور رات ہنستے کھیلتے
کون کچھ سوچے کٹے اوقات ہنستے کھیلتے

چال ہنستے کھیلتے ہی بات ہنستے کھیلتے
گذرے جاڑا گرمی اور برسات ہنستے کھیلتے

علم کی چھانون آنہین سکتی گھر ونکے آس پاس

عقل رستا پا نہین سکتی سرون کی آس پاس

یاد جو تدبیر ہے وہ زر کے کھونے ہی کی ہے
فکر جتنی ہے وہ عزت کے ڈبونے ہی کی ہے
راہ جو چلتے ہین وہ بدنام ہونے ہی کی ہے
یون ہنسین بے شرم بنکر بات رونے ہی کی ہے

پھاگ کھیلین اور دنا دن بوتلونکے کاگ اڑین
قوم ادہر روئے ادہر انکے گھرونمین راگ اڑین

باپ کے مرنے پہ دولت ہاتھ آئی کھل پڑے
خوب عیاشی پہ ٹوٹے میکشی پر تل پڑے
پیچ وہ سیکھے کہ جنکے پیچ مین کاکل پڑے
سیج پر رہنے لگے معشوق شل گل پڑے

بھاتی ہے دن رات اب کانون کو سرگم کی صدا
رہتی ہے گونجی ہوئی گھر مین چھم چھم کی صدا

اچھے اچھے مال ہین پیش نظر آئے ہوے
گورے گورے گال ہین چاہت کو چمکائے ہوے
چھوٹے چھوٹے خال ہین آنکھون مین جا پائے ہوے
لمبے لمبے بال ہین گردن مین بل کھائے ہوے

ترچھی ترچھی چتونین ہین تیر دل کے واسطے
پتلی پتلی انگلیان شمشیر دل کے واسطے

ہین الگ شائستگی سے کچھ زمیندارونکے ڈھنگ
پڑ گئی ہے انکی گھٹی مین جہالت کی ترنگ
کل اگر اس سی بکھیڑا تھا تو آج اس سی ہی جنگ
راہ والے انسے عاجز گانون والے انسے تنگ

کچھ نہین لکھنی سے مطلب کچھ نہین پڑھنے سے کام
انکو بدنامی کے جھنڈے پر فقط چڑھنے سے کام

کم ازل سے عقل کی مقدار ہے اِنکے لئے
کتنے ہین تہذیب جسکو عار ہے اِنکے لئے
خود سبک ہون علم لیکن بار ہے اِنکے لئے
آدمیّت ہر طرح دشوار ہے ان کے لئے

بیجو اسی ہوتی ہے پیدا انہین کے دیس مین
آتی ہی وحشت جنم لیکر انہین کے بھیس مین

فتنے ہین دھونی رمائے در پہ لیکن کیا خبر
چھائین ذلّت کی گھٹائین گھر پہ لیکن کیا خبر
شامتین منڈلا رہی ہین سر پہ لیکن کیا خبر
پڑ گیا آفت کا ڈاکا زر پہ لیکن کیا خبر

جہل اگر جاتا نہین اچھا نہ جائے غم نہین
ہوش اگر آتا نہین اچھا نہ آئے غم نہین

بے خبر ہین کچھ زمانے کی خبر گویا نہین
اہل زر ہین اور پھر بھی اہل زر گویا نہین
بے ہنر رہتے ہین کار آمد ہنر گویا نہین
ہین بشر لیکن جہالت سے بشر گویا نہین

کام کرنے کو پڑے ہین کام کی گھاتین کہان
نام کہنے کو بڑے ہین نام کی باتین کہان

جاتے ہین یورپ کو جو تعلیم پانیکے لئے
جو گئے وہ لیگئے آنکھین چرانے کے لئے
بنتے ہین تصویر عبرت کی زمانے کے لئے
صبر صدقے کے لئے دل ناز اٹھانیکے لئے

دل کسی نازک کلائی کی لچک نے لے لیا
بچ گیا اُس سے تو گالون کی چمک نے لے لیا

جو کمر لچکی اچک کر دل کو جھٹکا دے گئی
ہان نہین پر جنبش سر دل کو جھٹکا دے گئی

ہل گئی گردن ستمگر دل کو جھٹکا دے گئی
کُھل گئی جعد معنبر دل کو جھٹکا دے گئی

چلبلا پایا جسے اُس نازنین کے ہو رہے
پھنس گئے گھونگھر مین زلف عنبرین کے ہو رہے

آنکھ قہر اُس پر ادا بانکی نظر کی اور قہر
چال آفت اُس پہ پھر جنبش کمر کی اور قہر
بال سامان بلا پھر مانگ سر کی اور قہر
پیٹھہ کی چھب اوس پہ چوٹی ہاتھہ بھر کی اور قہر

بجلیان ظالم ادائین آدمی کی جان کو
پتلیان کافر بلائین دین کو ایمان کو

یہ ادہر طالب کسی شی کی ہے وہ خواہان اُدہر
ہاتھہ ادہر اک شوخ کے نیچی مین ہی دامان اُدہر
قول ادہر وعدہ اُدہر ہی عہد ادہر پیمان اُدہر
مُنہ ادہر تو ہان ادہر ہی مُنہ اُدہر تو ہان اُدہر

ایک اٹھلاتی ہے کہتی ہے مرے گھر کو چلو
دوسری کہتی ہے او پیارے تہٹیر کو چلو

تلملائے انگہڑیون کی خوشنمائی پر بہت
کھائے رخسارون پہ گُل ریجھے کلائی پر بہت
پھاگ کھیلے باپ دادا کی کمائی پر بہت
کھو کے ایمان آئے حملے ہین خدائی پر بہت

پی جو مَے لسبن کی سیدہی راہ سے مُنہ پھر گیا
باپ مان کا ذکر کیا اللہ سے مُنہ پھر گیا

حکمت اب دہوکے کی ٹٹی ہے کیا نیکے لئے
مَوت اس گھونگھٹ مین آتی ہے بلا نیکے لئے
ہین حکیم اہل مرض کی جان کھانے کے لئے
اور زبان انکی کلیجا چاٹ جانیکے لئے

ہاتھ اِدھر سے نبض پر تو جیب پر آنکھین اُدھر
لب اِدھر باتون مین ہین جویاے زر آنکھین اُدھر

تجربہ تقلید کی حد مین سمٹ کر رہ گیا
رشتہ آگے کی ترقی کا جو کٹ کر رہ گیا

علم جو دریا تھا اک چشمہ وہ گھٹ کر رہ گیا
دفتر طرزِ عمل بالکل پلٹ کر رہ گیا

وحی سمجھے ہین اطبا شیخ کے ارشاد کو
کیا مقید کر دیا قانون نے ایجاد کو

پوچھئے کیمسٹری کو تو خبر کچھ بھی نہین
ہین تو آنکھین علم پر لیکن نظر کچھ بھی نہین

سرجری گو جزو حکمت ہے مگر کچھ بھی نہین
تجربہ حکمت کا قصہ مختصر کچھ بھی نہین

رگ نہ جانین بیہہ نہ پہٹا مدعی حکمت کی ہین
ہم تو قائل چشم بد دور ایسی اُلٹی مت کی ہین

اِنہین ساحل پر ہوا کا بار کیا جانے کوئی
حال سیر کوکب سیار کیا جانے کوئی

جزر و مدِ بحر کے آثار کیا جانے کوئی
رفعتِ خورشید کی مقدار کیا جانے کوئی

دہر کے علم حوادث پر نظر انکو نہین
رنگ کتنے ہین دہنک مین کچھ خبر انکو نہین

سرد کیون ہی برف جم جاتی ہے کیونکر کیا خبر
تیز اور دہیمی ہوا آتی ہے کیونکر کیا خبر

اُٹھتی ہے کیونکر گھٹا چھاتی ہے کیونکر کیا خبر
روشنی دنیا کو چمکاتی ہے کیونکر کیا خبر

چاند کیا ہے برق کیون ہے ضو فگن کیا چیز ہے

آسمان کیا ہی زمین کیا ہے گگن کیا چیز ہے

اس سی کیا حکمت کو مطلب کیون ہی دن کیون آتے ہے
رات دن گھٹتی ہین اور بڑھتے ہین یہہ کیا بات ہے
چاند سورج کی چمک بالعکس یا بالذات ہے
کیون ہی جاڑا کیون ہی گرمی اور کیون برسات ہے

ہے کہان علم نباتات اب ہماری قوم مین
کون اڈنسن[سلہ] ہے مسلمانونکی ساری قوم مین

ایشیائی شاعری انسان کو اک روگ ہے
دین کو پیغمبرون کی شان کو اک روگ ہے
مفت مین دل کو جگر کو جان کو اک روگ ہے
کعبے کو اک روگ ہے ایمان کو اک روگ ہے

عقل سے جو ہٹکے کوسون جا پڑا شاعر بنا
جو بڑا جھوٹھا بنا گویا بڑا شاعر بنا

توبہ توبہ بن گئے مرتد مسلمان پھر بھی ہین
جھوٹھی قسمین کھاتے ہین پابند ایمان پھر بھی ہین
پھر گئے اسلام سی دیندار ہان ہان پھر بھی ہین
کہتے ہین چہرے کو قرآن اہل قرآن پھر بھی ہین

شیخ پر آفت ہے ڈاڑھی ان سے بچ سکتی نہین
یہ نہ پی لین مے تو پھر ساقی کو بچ سکتی نہین

زلف کو ناگن جو یہہ کہتے ہین ناگن ہی تو ہے
گرچہ قد چھوٹا ہے لیکن سرو گلشن ہی تو ہے
گو نہین روشن مگر رخ مہر روشن ہی تو ہے
آٹھ انگل کی زبان اک برگ سوسن ہی تو ہے

یار جھوٹھا پیار جھوٹھا وصل کی باتین غلط

سلہ فرانس کا ایک مشہور عالم نباتات۔

عشق کا آزار جو تھا ہجر کی راتین غلط

ادھر تقدیر سے پہلے یون کب تھا غضب کب تھا ستم — ابتو ہر دم ہر گھڑی دونا غضب دونا ستم
اُف ری قسمت کی بدی یہہ کیا غضب یہہ کیا ستم — سب ہین اچھے ہم برے ایسا غضب ایسا ستم

قوم گر گھٹکر پھر بڑہائے نام کو تو سیر ہے
صبح کا بھولا جو آئے شام کو تو خیر ہے

ہمت اور دل ہو تو تحصیل ہنر مشکل نہین — ہان یہہ مشکل ہی کہ اب ہمت نہین ہے دل نہین
چیز حاصل کرنیکی دولت ہے گو حاصل نہین — تم ہو قابل ہونیکے قابل مگر قابل نہین

فکر عزت کی نہو تو ذکر پھر بیکار ہے
ذکر اگر آسان ہے تو فکر کیون دشوار ہے

جہل کیون مرغوب ہے معیوب ہو بس شر ہے یہ — علم کیون معیوب ہے مرغوب ہو جوہر ہے یہ
زر نہین مطلوب کیون محبوب ہو زیور ہی یہ — فن نہین محبوب کیون مطلوب ہو بہتر ہے یہ

دوڑ کر کیا آسکے اوج انسان اگر خواہان نہو
ہان یہہ مشکل ہے کہ ہو خواہان مگر انسان نہو

علم ساتھ آنکھون کے دنیا مین ہو محنت تن کی ساتھ — یہہ نہین تو زر کو الفت خاک ہو دامن کی ساتھ
چاہیے انسان کو اسطرح چلنا فن کے ساتھ — جسطرح دہاگا زمانی مین چلے سوزن کے ساتھ

پڑھ سکے فاضل کوئی ہو تو لکھ سکے ہو منشی کوئی
کوئی بی اے کوئی ایم اے ہو تو ال ال ڈی کوئی

یا الٰہی ہر مسلمان علم سے مانوس ہو
کوئی ہو بقراط[3] ہم مین کوئی بطلیموس[4] ہو

جو بشر ہو وہ محقق[1] جو جگہہ ہو طوس[2] ہو
کوئی ملٹن[5] کوئی سولن[6] کوئی جالینوس[7] ہو

بنکے چاسر[8] اور لٹن[9] نکلین مسلمان سیکڑون
ابن صانع[10] سیکڑون ہون اور دبان سیکڑون

ہو غزالی[11] کوئی رازی[12] کوئی لوتھر[13] کوئی
کوئی اقلیدس[17] کوئی سقراط[18] ہو کوپرنکس[19] کوئی

کوئی سحبان[14] ہو کوئی سعدی[15] ہو تو ہومر[16] کوئی
کوئی زینو[20] کوئی سافرٹس[21] ہو تو ٹیلر[22] کوئی

[1] خواجہ نصیر الدین محقق طوسی [2] طوس مشہد کا قدیم نام [3] بقراط یونان کا حکیم [4] بطلیموس یونان کا حکیم [5] ملٹن یورپ کا مشہور شاعر [6] سولن افلاطون کا نانا یونان کا حکیم [7] جالینوس یونان کا حکیم [8] چاسر یورپ کا بہت مشہور شاعر [9] لارڈ لٹن انگلینڈ کا مشہور ناولسٹ [10] ابن صانع علامہ ابوبکر محمد بن یحییٰ ابن ماجۃ الاندلسی ملقب بہ ابن صانع - حافظ - حکیم وقت - موسیقی مین کامل جنہنے باختلاف روایات ۵۲۵ھ یا ۵۳۳ھ مین انتقال کیا [11] امام ابو حامد محمد الغزالی [12] امام ابوبکر رازی جنکا انتقال ۳۲۰ھ مین اور امام فخر الدین رازی جن کا انتقال ۵۲۲ھ مین ہوا [13] جرمنی کا رہنے والا مذہب کا جلیل القدر پیشوا [14] عرب کا مشہور فصیح شاعر جو زمانۂ نبوت مین تھا [15] شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی [16] ہومر یونان کا مشہور شاعر [17] اقلیدس یونان کا حکیم جس کے نام سے کتاب اقلیدس مشہور ہے [18] سقراط یونان کا مشہور حکیم [19] کوپرنکس یورپ کا بے مثل ناظر [20] زینو بن طالوطاغورس یونان کا حکیم [21] سافرٹس یونان کا حکیم ارسطو کا شاگرد [22] ٹیلر جرمنی کا سحر بیان واعظ ۱۲ منہ

چند فیثاغورس[۵۱] اپنے وقت کے بیکن[۵۲] ہون چند
چند اگر باتنجلی[۵۳] ہم مین ہون تو نیوٹن[۵۴] ہون چند

یاالٰہی عقل کا دریا ہو جاری قوم مین
سیبویہ[۵۶] اور اصمعی[۵۷] کچھ ہون ہماری قوم مین

علم و فہم بو حنیفہ[۵۵] پہیلے ساری قوم مین
کچھ ہون فرا[۵۸] کچھ خلیل[۵۹] اور کچھ بخاری[۶۰] قوم مین

ابن موسیٰ[۶۱] کی طرح استاد فن بہی ہون بہت
واقدی[۶۲] بہی ہون کسائی[۶۳] بہی حسن[۶۴] بہی ہون بہت

یاالٰہی ہون مجسم فکر عالی ہم مین چند
ہون بہ صورت مثالِ بیمثالی ہم مین چند

چند فیضی چند صائب ہون زلالی ہم مین چند
شوق سی ہون بانی نازک خیالی ہم مین چند

چند مثل سید محمود دانشمند ہون
آنریبل ڈاکٹر سر سیّد ایسے چند ہون

[۵۱] فیثاغورس یونان کا مشہور حکیم جو شہر ساموس مین رہتا تھا [۵۲] بیکن یورپ کا مشہور شاعر [۵۳] باتنجلی ہندوستان کا حکیم علم جوگ کا موجد [۵۴] نیوٹن یورپ کا مشہور فلاسوفر [۵۵] امام اعظم ابوحنیفہ کوفی امام فقہ [۵۶] سیبویہ امام نحو [۵۷] اصمعی نحو اور ادب کا امام وقت [۵۸] فرا صاحب کتاب الحدود امام نحو [۵۹] خلیل بصری امام لغات عرب [۶۰] بخاری امام حدیث [۶۱] محمد بن موسیٰ جبر و مقابلہ مین کامل جسکی کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر زورن نے ۱۸۳۱ء مین بمقام لندن کیا [۶۲] واقدی امام سیر [۶۳] کسائی امام نحو [۶۴] حسن بصری امام تفسیر حسن بن زیاد لولوی ہارون کے زمانے کا اہل کمال جسنے ۲۰۴ھ مین انتقال کیا۔ حسن بن شاکر۔ ہیئت اور موسیقی وغیرہ مین کامل وقت ان سبھون سے مراد ہے۔

۲۵۹۸

دہر

۲۳۹۹